www.KitaboSunnat.com

حدیث و سنت

زبیر بن مجدد علی زئی

نزول عیسیٰ علیہ السلام کو ثابت کرنے والی نصوص

احادیث اور ان کی متنوع اسانید کا جائزہ

زیر نظر مقالہ میں قرآن مجید، صحیح احادیث، اجماع اور آثار صحابہؓ کی روشنی میں حضرت عیسیٰ بن مریم الناصری علیہ السلام کے آسمان سے نازل ہونے کا ثبوت پیش کیا گیا ہے۔ اور منکرین کے اعتراضات کے اطمینان بخش جوابات دیے گئے ہیں۔ تصنیف کے بعد جناب انور شاہ کشمیری کی تصنیف "التصریح بما تواتر فی نزول المسیح" کا علم ہوا۔ کتاب حاصل کرکے پڑھی۔ بہترین کوشش ہے۔ کنزالعمال وغیرہ سے بلا تحقیق احادیث نقل کی گئی ہیں، لہٰذا اس میں صحیح، حسن، ضعیف اور موضوع روایات بھی موجود ہیں۔ غفراللہ لنا ولہ۔ آمین!

اہل کتاب (یہود) نے اللہ تعالیٰ کی آیات کا انکار کیا۔ پیغمبروں پر ستم ڈھائے۔ انہیں قتل کیا بچھڑے کو پوجا۔ بے شمار اعمالِ کفریہ کے مرتکب ہوئے (اور اللہ تعالیٰ کے دربار میں ملعون اور مغضوب علیہم ٹھہرے) ان کی یہ حالت بیان کرکے خالق کائنات فرماتا ہے:

﴿ وَبِكُفْرِهِمْ وَقَوْلِهِمْ عَلَى مَرْيَمَ بُهْتَانًا عَظِيمًا، وَقَوْلِهِمْ إِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيحَ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُولَ اللَّهِ وَمَا قَتَلُوهُ وَمَا صَلَبُوهُ وَلَٰكِن شُبِّهَ لَهُمْ وَإِنَّ الَّذِينَ اخْتَلَفُوا فِيهِ لَفِي شَكٍّ مِّنْهُ مَا لَهُم بِهِ مِنْ عِلْمٍ إِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ وَمَا قَتَلُوهُ يَقِينًا، بَل رَّفَعَهُ اللَّهُ إِلَيْهِ وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا، وَإِن مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا ﴾

"اور ان کے کفر کے سبب اور مریم علیہا السلام پر ان کے بڑے بہتان کے سبب اور ان کے اس قول کے سبب کہ: ہم نے اللہ کے رسول عیسیٰ بن مریم المسیح کو قتل کیا ہے حالانکہ انہوں نے (اسے) (عیسیٰ کو) نہیں قتل کیا اور نہ انہوں نے اسے سولی دی لیکن انہیں شبہ پڑ گیا۔ اور وہ لوگ جنہوں نے اس (عیسیٰ) کے بارے میں اختلاف کیا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

البتہ شک میں ہیں۔ ان کے پاس کوئی علم نہیں سوائے ظن و گمان کے۔ اور انہوں (یہودیوں) نے اسے (عیسیٰ کو) یقیناً قتل نہیں کیا بلکہ اسے (عیسیٰ کو) اللہ نے اپنے پاس اٹھالیا اور اللہ تعالیٰ زبردست ہے اور حکمت والا ہے۔ اور نہیں کوئی اہل کتاب میں سے مگر البتہ ضرور ایمان لائے گا ساتھ اس (عیسیٰ) کے، اس (عیسیٰ) کی موت سے پہلے اور یہ (عیسیٰ) قیامت کے دن ان پر گواہ ہو گا۔" (سورۃ النساء:۱۵۹)

قرآن مجید کی ان آیاتِ مبارکہ سے معلوم ہوا کہ:

(۱) یہود نے عیسیٰ بن مریم ناصری علیہ السلام کو قتل نہیں کیا۔

(۲) اور نہ انہیں سولی دی۔

(۳) بلکہ اللہ تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام کو اپنے پاس اٹھا لے گیا۔

(۴) اور عیسیٰ علیہ السلام کی موت سے پہلے (اس زمانے میں موجود) ہر کتابی ان پر ایمان لے آئے گا (یعنی وہ ابھی تک زندہ ہیں اور ان پر موت نہیں آئی ہے) یہ بات بھی یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ سات آسمانوں سے اوپر اپنے عرش پر مستوی ہے اور اپنے علم و قدرت سے ہر چیز کو محیط ہے۔ یہ عقیدہ متعدد قرآنی آیات، احادیثِ متواترہ اور اجماعِ امت سے ثابت ہے۔ تفصیل کے لئے امام الائمہ محمد بن اسحاق بن خزیمہؒ کی کتاب التوحید، حافظ ذہبیؒ کی کتاب العُلُوّ للعلیّ الغفار، امام ابن قدامہ المقدسیؒ کی اثبات صفۃ العلو وغیرہ کا مطالعہ کریں۔

اللہ تعالیٰ اپنی مخلوقات سے جدا (بائن) ہے۔ کسی چیز میں بھی اس نے حلول نہیں کیا ہوا ہے لہٰذا اسے اس کی ذات کے ساتھ ہر جگہ ماننا بے دینی ہے۔ بلکہ حق یہ ہے کہ وہ ہر چیز پر علیم و قدیر اور محیط ہے۔ لہٰذا عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کا اپنے پاس لے جانے کا مطلب آسمانوں پر لے جانا ہے۔

ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا إِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ يَصِدُّونَ، وَقَالُوا أَآلِهَتُنَا خَيْرٌ أَمْ هُوَ مَا ضَرَبُوهُ لَكَ إِلَّا جَدَلًا بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُونَ، إِنْ هُوَ إِلَّا عَبْدٌ أَنْعَمْنَا عَلَيْهِ وَجَعَلْنَاهُ مَثَلًا لِبَنِي إِسْرَائِيلَ، وَلَوْ نَشَاءُ لَجَعَلْنَا مِنْكُمْ مَلَائِكَةً فِي الْأَرْضِ يَخْلُفُونَ، وَإِنَّهُ لَعِلْمٌ لِلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا وَاتَّبِعُونِ هَذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ ﴾ (سورہ الزخرف:۵۷ تا ۶۱)

"اور جب بیان کی گئی مریم کے بیٹے (عیسیٰ) کی مثال تو ناگہاں تیری قوم کے لوگ اس سے تالیاں بجاتے ہیں۔ اور کہنے لگے کہ کیا ہمارے الٰہ (مشکل کشا) اچھے ہیں یا وہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(عیسیٰ) یہ بات انہوں نے صرف جھگڑے کے لئے تجھ سے کہی۔ وہ (عیسیٰ) تو صرف ایک بندہ ہے۔ ہم نے اس پر اپنا فضل کیا اور اسے بنی اسرائیل کے لئے مثال (نمونۂ قدرت) بنایا۔ اور اگر ہم چاہیں تو تمہارے بجائے زمین میں فرشتے پیدا کردیں جو اس میں رہیں۔ اور بے شک وہ (عیسیٰ) قیامت کا علم (یا علم یعنی نشانی) ہے۔ پس تم اس کے ساتھ شک نہ کرو اور اتباع کرو میری، یہی سیدھا رستہ ہے۔"

قرآن مجید کی ان آیات سے معلوم ہوا کہ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام قیامت کی نشانی یا علم ہیں لہٰذا اس میں بالکل شک نہیں کرنا چاہئے۔

مفسر قرآن حبر الامہ عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے اس آیت مبارکہ ﴿ وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ ﴾ کے بارے میں فرمایا: "نزول عیسیٰ بن مریم من قبل یوم القیامۃ" (صحیح ابن حبان ۶۷۷۸، موارد الظمآن ۱۷۵۸)

یعنی: قیامت کے دن سے پہلے عیسیٰ بن مریم (علیہما السلام) کا نزول"[1]

یہ حدیث تقریباً اسی مفہوم کے ساتھ ابن عباس سے موقوفاً بھی مروی ہے۔ دیکھئے: مسند احمد (۳۱۸/۱) تفسیر ابن جریر (۵۴/۲۵) مستدرک الحاکم (۴۴۸/۲) مسند مسدد (المطالب العالیۃ

اس کی سند میں ایک راوی "ابو یحییٰ مصدع" ہے۔ ابن شاہین نے کہا: "ثقہ" (کتاب الثقات: ۱۴۰۷) ذہبی نے کہا: صدوق (الکاشف: ۵۵۵۶) وہ صحیح مسلم کا راوی ہے (تقریب: ۶۶۸۳) عمار الدھنی نے اس کی تعریف کی (تہذیب وغیرہ) ابن حبان نے تصحیح کے ذریعے اس کی توثیق کی۔ ابن عدی نے اس پر سکوت کیا (الکامل: ج۶ ص۲۴۵۹)

اس پر الجوزجانی (احوال الرجال: ۲۴۹)، ابن حبان (المجروحین: ج۳ ص۳۹) اور ابن الجوزی نے جرح کی (العلل المتناھیہ: ج۲ ص۵۴) العقیلی نے ضعفاء میں ذکر کیا (ج۴، ص۲۶۶) حافظ ابن حجر اپنی کتاب موافقۃ الخبر الخبر (ج۲ ص۱۷۴) میں مصدع مذکور اور ابو رزین کے بارے میں لکھتے ہیں: "وھما ثقتان تابعیان..." اس راوی کے بارے میں امام ذہبی کا قول ہی راجح ہے لہٰذا اس کی حدیث حسن سے کم نہیں ہے۔ موقوف روایت اس کا ایک شاہد ہے۔

عاصم بن بہدلہ صحاح ستہ کا راوی اور جمہور اہل حدیث کے نزدیک ثقہ و صدوق ہے۔ حافظ ذہبی نے کہا "امام صدوق" (دیوان الضعفاء: ۲۰۴۲) امام ابن حبان نے کہا "حافظ ثقہ متقن" (صحیح ابن حبان: ۲۱۱۶) لہٰذا عاصم کی روایت بھی حسن درجہ سے کم نہیں ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۰۷ ۳) المعجم الکبیر للطبرانی (۱۲/ ۱۵۴) الفریابی، سعید بن منصور، عبد بن حمید، ابن ابی حاتم (الدر المنثور ج ۶ ص ۲۰) اسے حاکم اور ذہبی نے صحیح کہا۔ لیکن اس کی سند میں نظر ہے اور مرفوع زیادہ صحیح ہے۔

قرآن مجید کی ان آیات اور متواتر احادیث کی روشنی میں مسلمانوں کا اس پر اجماع ہے کہ عیسیٰ بن مریم علیہما السلام آسمان پر زندہ موجود ہیں اور آخری زمانہ میں آپ آسمان سے زمین پر اُتر کر دجال کو قتل کریں گے۔ تفسیر "البحر المحیط" میں ہے:

"واجمعت الامة علی ما تضمّنه الحديث المتواتر من ان عيسى فی السماء وانه ينزل فی آخر الزمان" (الحق الصریح فی حیات المسیح ص ۱۲۹)

"حدیث متواتر کے اس مضمون پر امت کا اجماع اور اتفاق ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام زندہ آسمان پر موجود ہیں اور وہ آخری زمانہ میں آسمان سے اتریں گے"

تفسیر "جامع البیان" میں ہے۔

"والاجماع علی انه حیی فی السماء ينزل و يقتل الدجال ويؤيد الدين" (ج ص ۳، تحت آیۃ: انی متوفیک......الخ)

"اس بات پر اجماع ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ ہیں۔ وہ نازل ہوں گے اور دجال کو قتل کریں گے اور دین (اسلام) کی مدد کریں گے" (الحق الصریح ص ۱۳)

ابو الحسن اشعری نے کہا:

"واجمعت الامة علی ان الله عز وجل رفع عيسى الى السماء"

"اور امت نے اس بات پر اجماع کیا ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر اٹھالیا ہے۔" (الابانہ عن اصول الدیانہ ص ۳۴)

اس عقیدہ پر درج ذیل کتابوں میں بھی اجماعِ اُمت نقل کیا گیا ہے:

شرح عقیدہ سفارینہ ج ۲ ص ۹۰، تفسیر روح المعانی ج ۲۲ ص ۳۲، نظم المتناثر من الحدیث المتواتر ص ۲۴۰، ۲۴۱ وغیرہ (بحوالہ الحق الصریح ص ۱۳۱-۱۳۳)

اور ظاہر ہے کہ امت خطاء پر اکٹھی نہیں ہو سکتی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"لا يجمع الله امتی علی ضلالة أبدا ويد الله علی الجماعة"

"اللہ میری امت کو گمراہی پر کبھی جمع نہیں کرے گا اور اللہ کا ہاتھ جماعت پر ہے۔" (المستدرک ج ۱ ص ۱۱۶ عن ابن عباس و اسناد صحیح)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محمد رسول اللہ ﷺ سے نزول مسیح کی احادیث بے شمار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے روایت کی ہیں: مثلاً ابو ہریرۃ الدوسی الیمانی، جابر بن عبداللہ الانصاری، النواس بن سمعان، اوس بن اوس، عبداللہ بن عمرو بن العاص، ابو سریحہ حذیفہ بن اسید الغفاری، ام المومنین عائشہ، عبداللہ بن مسعود، مجمع بن جاریہ، عبداللہ بن مغفل وغیرہم رضی اللہ عنہم اجمعین

ابو الفیض الادریس الکتانی نے کہا:

والحاصل ان الاحادیث الواردۃ فی المھدی المنتظر متواترۃ وکذا الواردۃ فی الدجال وفی نزول سیدنا عیسی بن مریم علیھما السلام"

"اور حاصل یہ ہے کہ مہدی منتظر کے بارے میں احادیث متواترہ ہیں اور اسی طرح دجال اور سیدنا عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے نزول کے بارے میں بھی (احادیث متواتر ہیں)"۔...... (نظم المتناثر ص ۲۴۱)

نزول مسیح کی احادیث کے متواتر ہونے کی تصریح درج ذیل علماء نے بھی کی ہے:

الامام ابو جعفر محمد بن جریر الطبری السنی فی جامع البیان فی تفسیر القرآن ج ۳ ص ۲۰۴ اور ابن کثیر الدمشقی فی تفسیر القرآن العظیم ج ۱ ص ۵۷۷، ۵۸۲ وغیرھما۔

اب نزول مسیح کی کچھ صحیح و حسن احادیث لکھی جاتی ہیں تاکہ منکرین پر اتمام حجت ہو جائے نیز منکرین حدیث اور منکرین اجماع کے شبہات کے مدلل جوابات بھی دیئے گئے ہیں۔ وباللہ التوفیق۔

(۱) ابو ھریرۃ الدوسی الیمانی رضی اللہ عنہ

آپ مشہور صحابی، ثقہ، حافظ، فقیہ، امام اور محبوب المومنین ہیں۔ آپ نے نبی ﷺ سے کہا: آپ دعاء فرمائیں تاکہ اللہ تعالیٰ مجھے اور میری والدہ کو اپنے مومن بندوں کا محبوب بنا دے تو آپ ﷺ نے دعا فرما دی۔ ابو ہریرۃ فرماتے ہیں کہ: جو مومن بھی مجھے دیکھتا ہے یا میرا ذکر سنتا ہے نبی ﷺ کی دعاء کی برکت کی وجہ سے مجھ سے محبت کرنے لگتا ہے (صحیح مسلم مع النووی ج ۱۶ ص ۵۲) آپ سے آٹھ سو یا زیادہ اشخاص نے حدیثیں بیان کی ہیں (تہذیب التہذیب ج ۱۲ ص ۲۶۵، دفاع عن ابی ہریرۃ للشیخ عبدالمنعم۔ حافظ ذہبی نے کہا: "الامام الفقیہ المجتہد الحافظ صاحب رسول اللہ ﷺ ...... سید الحفاظ الاثبات" (سیر اعلام النبلاء ج ۲ ص ۵۷۸)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ام المومنین عائشہ بنت ابی بکرؓ کی نماز جنازہ ابو ہریرہ نے پڑھائی تھی (التاریخ الصغیر للبخاری ج۱ص۱۲۸،۱۲۹) —— آپ سے نزول مسیحؑ کی احادیث درج ذیل علماء (تابعین) نے بیان کی ہیں:

(۱) سعید بن المسیب (۲) نافع مولی ابی قتادۃ الانصاری (۳) عطاء بن میناء مولی ابن ابی ذباب (۴) سعید المقبری (۵) حنظلہ بن علی الاسلمی (۶) زیاد بن سعد (۷) عبدالرحمٰن بن ابی عمرۃ (۸) ولید بن رباح (۹) محمد بن سیرین (۱۰) زیاد بن سعد (۱۱) کلیب (۱۲) رجل من بنی حنفیہ (۱۳) ابو صالح ذکوان (۱۴) یزید بن الاصم وغیرہم —— اب تمام تابعین کے واسطے سے ملنے والی روایات کو تفصیلاً ذکر کیا جاتا ہے:

(۱) سعید بن المسیب عن ابی ہریرہ

ابو محمد القرشی المدنی، آپ مدینہ کے زبردست عالم اور فقیہ تھے۔ آپ کی مرویات صحاح ستہ اور تمام دواوین اسلام میں موجود ہیں۔ آپ کی عدالت اور جلالت پر اجماع ہے۔ حافظ ذہبی نے کہا:

احد الاعلام و سید التابعین.... ثقہ حجۃ فقیہ رفیع الذکر، رأس فی العلم و العمل (الکاشف:۱۹۷۹)

آپ سے یہ حدیث امام محمد بن مسلم بن شہاب الزہری القرشی نے سنی۔ امام زہری سے لیث بن سعد، سفیان بن عیینہ، صالح بن کیسان، ابن ابی ذئب، معمر، یونس، ابن جریج، اوزاعی، الماجشونی وغیرہم یہ حدیث متقارب الفاظ کے ساتھ بیان کرتے ہیں۔

امام زہری کا تعارف

ابوبکر محمد بن مسلم بن عبید اللہ بن عبداللہ بن شہاب بن عبداللہ بن الحارث بن زہرۃ بن کلاب القرشی الزہری ۵۰ھ یا ۵۱ھ میں پیدا ہوئے۔ آپ اہل سنت کے مشہور امام ہیں۔ حافظ ابو نعیم اصبہانی نے "حلیۃ الاولیاء" میں ان کا طویل تذکرہ لکھا ہے (ج۳ : ص۳۶۰ تا ۳۸۱) آپ کی احادیث صحاح ستہ، موطا امام مالک، جامع المسانید للخوارزمی المنسوب الی الامام ابی حنیفہ، الام وغیرہ للشافعی، مسند الامام احمد، صحیح ابن خزیمہ، صحیح ابن حبان، المستدرک علی الصحیحین وغیرہ تمام کتب حدیث اور دواوین اسلام میں موجود ہیں۔

آپ کے ثقہ ہونے پر اجماع ہے۔ حافظ ابن حجر عسقلانی نے کہا: الفقیہ الحافظ متفق علی جلالتہ واتقانہ و ثبتہ (تقریب التہذیب) یعنی آپ فقیہ حافظ ہیں اور آپ کی جلالت، اتقان (ثقہ کا اعلیٰ درجہ) اور ثبات پر اتفاق ہے۔ (نیز دیکھئے تدریب الراوی: ج۱ص۸۶)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ سے ابو حنیفہ، مالک، عمر بن عبدالعزیز، اوزاعی، سفیان اور ایک سو سے زیادہ اشخاص حدیث بیان کرتے ہیں۔ تمام علماء آپ کی تعریف میں رطب اللسان ہیں:

عمرو بن دینار نے کہا: میں نے زہری سے زیادہ حدیث کی بصیرت والا کوئی نہیں دیکھا (حلیہ ج ۳ ص ۳۶۰) اور کہا: میں نے زہری سے زیادہ دراہم (مال و دولت) کو گھٹیا اور بے وقعت سمجھنے والا کوئی شخص نہیں دیکھا۔ مال و دولت اس کے نزدیک بکری کی مینگنی کے برابر تھا (سیر اعلام النبلاء ج ۵ ص ۳۳۴) ایوب سختیانی نے کہا: میں نے زہری سے زیادہ عالم کوئی نہیں دیکھا۔ اسی طرح امام مکحول، عمر بن عبدالعزیز اور سفیان نے آپ کی بہت تعریف کی (حلیہ ج ۳ ص ۳۶۰)

امام عجلی نے کہا: "وکان فقیھا فاضلا" (ج ۵ ص ۳۴۹) ابن شاہین نے اسے تاریخ اسماء الثقات میں ذکر کیا بلکہ متعدد ائمہ نے زہری کی احادیث کو اصح الاسانید میں شمار کیا ہے۔ دیکھئے مقدمہ ابن الصلاح ص ۳۲، تقریب النووی مع تدریب الراوی ج ۱ ص ۷۷، ۸۷ وغیرہما۔

لہٰذا ثابت ہوا کہ محدثین کے نزدیک امام زہری اعلیٰ درجہ کے ثقہ و متقن ہیں اور ان کی حدیث صحیح حدیث کی سب سے اعلیٰ قسم ہے۔

تشیع کا الزام اور اس کا جواب

ابو الخیر اسدی اپنی کتاب "اسلام میں نزول مسیح کا تصور" میں لکھتے ہیں:

"شیعہ کے ائمہ رجال کا اعتراف ہے کہ ابن شہاب زہری، امام جعفر صادق کے اصحاب میں شمار ہوتا تھا۔ چنانچہ مامقانی شیعہ رجال کے مشہور امام اپنی کتاب "تنقیح المقال فی اسماء الرجال" میں لکھتے ہیں "قال الماما مقانی محمد بن مسلم الزھری المدنی عدہ الشیخ فی رجالہ من اصحاب الصادق" (تنقیح المقال فی اسماء الرجال ص ۱۸۶ ج ۳) مامقانی لکھتے ہیں کہ "محمد بن مسلم الزہری کو شیخ الطائفہ نے اپنے رجال میں امام جعفر صادق کے اصحاب میں شمار کیا ہے......" (ص ۴۱، ۴۲)

جواب: جیسا کہ اوپر علماء اہل سنت کی صراحت گزر چکی ہے کہ امام زہری اہل سنت کے زبردست ثقہ، بالاجماع امام اور سُنّی ولی ہیں۔ اہل سنت کی تمام حدیث کی کتابوں میں ان کی احادیث موجود ہیں۔ سنی علماء نے ان کی تعریف و توثیق کی۔ اور ان کی احادیث کو صحیح بلکہ اصح الاسانید قرار دیا اور کسی ایک سنی محدث نے بھی ان پر تشیع کا الزام نہیں لگایا۔ لہٰذا یہ الزام مردود ہے۔

دوسرے یہ کہ روافض کا کسی شخص کو اپنی اہمیت جتلانے کے لئے اپنی کتابوں میں ذکر کرنا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس امر کی ہرگز دلیل نہیں کہ وہ شخص فی الحقیقت رافضی یا شیعہ تھا۔ ع

وکل یدعی وصلا للیلی —— ولیلی لا تقرّلھم بذاکا

(ہر شخص لیلیٰ کے وصل کا دعویدار ہے اور لیلیٰ کسی ایک کے ساتھ بھی اپنے وصل کا اقرار نہیں کرتی)

درج ذیل اشخاص کو روافض اپنی اسماء الرجال کی کتابوں میں ذکر کرتے ہیں۔ کیا یہ بھی شیعہ یا رافضی تھے؟

(۱) علی بن ابی طالبؓ (الاصول من الکافی ج۱ص ۴۵۲)

(۲) حسن بن ابی طالبؓ (رجال الطوسی ص۱۵، الاصول من الکافی ج۱ص۴۶۱)

(۳) حسین بن ابی طالبؓ (رجال الطوسی ص۱۵، الاصول من الکافی ج۱ص ۴۶۳)

(۴) جابر بن عبداللہ الانصاریؓ (تنقیح المقال للمامقانی ج۱ص۱۹۹، رجال الطوسی ص ۱۲)

(۵) سعید بن جبیرؒ (تنقیح المقال ج۲ص ۲۵، رجال الحلی ص ۲۹)

(۶) ابو حنیفہ نعمان بن ثابتؒ (تنقیح المقال ج۳ص ۲۷۲، رجال الطوسی ص۳۲۵)

(۷) یعقوب بن ابراہیم ابو یوسف القاضی (تنقیح المقال ج۳ص۳۲۹)

(۸) محمد بن ادریس الشافعی (تنقیح المقال ج۲ص۷۶ رقم ۱۰۳۶۰)

(۹) مالک بن انس (تنقیح المقال ج۲ص۳۸ رقم ۱۰۰۲۲)

(۱۰) ابراہیم بن یزید نخعی (تنقیح المقال ج۱ص ۳۴ رجال الطوسی ص ۳۵ وغیرہ) وغیرہم

سوال یہ ہے کہ کس مسلمان میں یہ جرات ہے کہ ان صحابہ، تابعین و من بعد ہم کو شیعہ یا رافضی قرار دے کر ان کی مرویات کو مردود کہہ دے؟ لہٰذا ثابت ہوا کہ رافضیوں کا کسی سُنی کو اپنے رجال میں شمار کرنا اسے رافضی نہیں بنا دیتا۔

یہ بات یاد رہے کہ موجودہ دور میں متعدد ناصبی وغیرہ جب کسی ثقہ راوی کی صحیح حدیث اپنی خواہشاتِ نفسانیہ کے خلاف پاتے ہیں تو جھٹ اسے شیعہ کہہ کر اس کی حدیث سے جان چھڑانے کی کوشش کرتے ہیں۔ لہٰذا ایسے لوگوں سے اہل سنت والجماعت کو ہوشیار رہنا چاہیے۔ دوسرے یہ کہ محدثین کی اکثریت کا یہ مسلک ہے کہ اگر بدعتی راوی ثقہ یا صدوق ہے تو اس کی روایت قابل حجت ہوتی ہے۔ مشہور حنفی ادیب مولانا سرفراز صفدر صاحب لکھتے ہیں:

"اور اصول حدیث کے رو سے ثقہ راوی کا خارجی یا جہمی، معتزلی یا مُرجیُ وغیرہ ہونا اس کی ثقاہت پر قطعاً اثر انداز نہیں ہوتا اور صحیحین میں ایسے راوی بکثرت موجود

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں......" (احسن الکلام ج ۱ ص ۳۰)

تنبیہ

مامقانی نے ابن ابی الحدید کی شرح نہج البلاغہ- سے نقل کیا کہ : کان الزهری من المنحرفین عنه یعنی علیا (تنقیح المقال ج ۳ ص ۱۸۷) یعنی: زھری امیر المومنین علیؓ کے مخالفین میں سے تھے- (معاذ اللہ) اور اسی طرح مامقانی رافضی نے اپنے بعض اکابر سے نقل کیا کہ زھری (اہل بیت کے) دشمن تھے (ایضا) ابو جعفر الطوقی الرافضی نے کہا: "محمد بن شہاب الزھری عدوٌ" (رجال طوسی ص ۱۰۱)

"من لایحضره الفقیه" کے محشی نے "شرح مشیخه الفقیه" کے حاشیہ میں امام زھری کو حضرت علیؓ اور اہل بیت کا منحرف لکھا ہے (ج ۴ ص ۸۲)

اب آپ فیصلہ کریں کہ رافضیوں کے کہنے پر امام زھری کو کیا ناصبی قرار دیا جاسکتا ہے- مشہور زاہد شیخ عبدالقادر جیلانیؒ نے سچ کہا کہ:

"و علامة الرافضة تسمیتهم اهل الاثر ناصبة و کل ذلك عصبیة و غیاظ لاهل السنة ولا اسم لهم الا اسم واحد وهو اصحاب الحدیث"

اور رافضیوں کی علامت یہ ہے کہ وہ اہل اثر کو ناصبی کہتے ہیں- یہ سب تعصب ہے اور ان کا اہل سنت کے ساتھ غصہ ہے اور ان کا صرف ایک ہی نام ہے اور وہ ہے اصحاب الحدیث (الغنیة لطالبی طریق الحق ج ۱ ص ۸۰)

اور میں کہتا ہوں کہ اسی طرح فرقہ ناصیہ کی یہ علامت ہے کہ وہ اہل سنت کو رافضی یا شیعہ کہتے ہیں-

تدلیس کی بحث

متعدد علماء نے امام زہری کو مدلّس قرار دیا ہے- حافظ ذہبی نے کہا: "الحافظ الحجه، کان یدلس فی النادر" (میزان الاعتدال ج ۴ ص ۴۰) آپ حافظ حجت تھے- کبھی کبھار تدلیس کرتے تھے-

مشہور محدث امام صلاح الدین العلائی (متوفی ۷۶۱ھ) فرماتے ہیں:

"والصحیح الذی علیه جمهور ائمة الحدیث والفقه والاصول الاحتجاج بما رواه المدلس الثقة مما صرح فیه بالسماع دون ما رواه بلفظ محتمل لان جماعة من الائمة الکبار دلسوا وقد اتفق الناس علی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الاحتجاج بهم ولم يقدح التدليس فيهم كقتادة والا عمش والسفيانين الثورى وابن عيينة وهشيم بن بشير وخلق كثير وايضا فان التدليس ليس كذبا صريحا بل هو ضرب من الايهام بلفظ محتمل........" (جامع التحصیل فی احکام المراسیل: ص ۹۸، ۹۹)

"اور صحیح وہ ہے جس پر جمہور محدثین، فقہاء اور اصولین ہیں کہ ثقہ مدلس جو روایت سماع کی تصریح کے ساتھ بیان کرے اس سے حجت پکڑی جائے کیونکہ ائمہ کبار کی ایک جماعت نے تدلیس کی ہے اور لوگ ان کے ساتھ حجت پکڑنے پر متفق ہیں حالانکہ تدلیس نے انہیں نقصان نہیں پہنچایا مثلاً قتادہ، اعمش، سفیان ثوری، سفیان بن عیینہ، ہشیم بن بشیر اور بے شمار لوگ، اور یہ بات بھی ہے کہ تدلیس صریح جھوٹ نہیں ہے بلکہ وہ ایہام کی (لفظ محتمل و عن وغیرہ کے ساتھ) ایک قسم ہے۔

امام محمد بن ادریس الشافعی فرماتے ہیں:

ومن عرفناه دلس مرة فقد أبان لنا عورته فى روايته وليست تلك العورة بكذب فنرد بها حديثه ولا النصيحة فى الصدق فنقبل منه ما قبلنا من اهل النصيحة فى الصدق فقلنا لا نقبل من مدلس حديثا حتى يقول فيه حدثني او سمعت........"

"اور جسے ہم نے جانا کہ اس نے ایک مرتبہ ہی تدلیس کی تو اس کا نقص ہم پر اس کی روایت میں ظاہر کیا گیا اور یہ نقص جھوٹ نہیں ہے تاکہ ہم اس کی حدیث کو (مطلقاً) رد کردیں اور نہ سچائی میں خیر خواہی ہے تاکہ ہم اس کی روایت بھی قبول کرلیں جس طرح کہ ہم سچائی میں خیر خواہوں (غیر مدلسین) کی روایات قبول کرتے ہیں۔ پس ہم کہتے ہیں کہ ہم کسی مدلس سے کوئی حدیث قبول نہیں کرتے حتیٰ کہ حدثنی یا سمعت کہے۔ (یعنی سماع کی تصریح کرے)" (الرسالہ نسخہ قدیمہ مطبوعہ ۱۳۲۱ھ ص ۵۳)

لہٰذا امام زہری نے جن روایات میں سماع کی تصریح کی ہے۔ ان کے صحیح ہونے میں کیا شبہ ہے؟ بعض لوگ امام شعبہ اور چند علماء سے تدلیس کی سخت مذمت اور تکذیب نقل کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ اقوال مرجوحہ ہیں۔ امام ابو عمرو بن الصلاح فرماتے ہیں:

"وهذا من شعبة افراط محمول على المبالغة في الزجر عنه والتنفير"

"اور یہ قول امام شعبہ سے افراط پر مبنی ہے اور یہ تدلیس سے جھڑکنے اور نفرت

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنے کے مبالغہ پر محمول ہے۔" (علوم الحدیث المعروف مقدمہ ابن الصلاح ص ۹۸)
امام ابن الصلاح کے بیان کی تصدیق اس سے بھی ہوتی ہے کہ امام شعبہ نے خود کئی مدلسین قتادہ، ابو اسحق سبیعی اور اعمش سے روایت کیا ہے۔ بلکہ امام شعبہ سے مروی ہے: "کفیتکم تدلیس ثلاثۃ: الاعمش و ابی اسحاق و قتادۃ...." (آخر طبقات المدلسین لابن حجر عسقلانی) یعنی میں آپ کے لئے تین اشخاص، اعمش، ابو اسحاق اور قتادہ کی تدلیس سے بچنے کے لئے کافی ہوں۔ لہٰذا علماء کے نزدیک ان راویوں سے شعبہ کی روایت اگر معنعن بھی ہو تو سماع پر محمول ہوتی ہے۔ دیکھئے: فتح الباری ج ۴ ص ۳۸، ۱۹۴، ۱۹۷، ج ۱۰ ص ۱۶۶، ج ۱۱ ص ۱۴۶، ۱۹۷، ۲۱۱، ۲۴۱، ۲۶۴، ۵۴۶ ج ۱۲ ص ۲۱۷ —— لہٰذا زہری کی مصرح بالسماع روایت صحیح ہوتی ہے۔

ارسال کی بحث

بعض متجددین امام یحییٰ بن سعید القطان کا قول: "زہری کی مرسل روایتیں بمنزلہ ریح" میں نقل کرکے امام زہری کو مطعون کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ کسی راوی کا مرسل احادیث بیان کرنا کوئی جرم نہیں ہے۔ اور نہ یہ اس کی عدالت پر جرح ہے۔ متعدد ائمہ نے مرسل روایات بیان کی ہیں مثلاً ابراہیم نخعی، ایوب السختیانی، ثابت البنانی، جعفر الصادق، حسن بصری، ربیعہ الرائے، رجاء بن حیوۃ، سالم بن عبداللہ بن عمر، سعید بن جبیر، سعید بن المسیب، سفیان ثوری، اعمش، قاضی شریح، شعبہ، طاؤس، شعبی، عروۃ، عطاء بن ابی رباح، عکرمہ اور قتادۃ وغیرہم: دیکھئے کتاب المراسیل لابی داؤد وغیرہ

کیا یہ ائمہ مسلمین مرسل روایات بیان کرنے کی وجہ سے ضعیف و مجروح بن گئے ہیں؟ یہ بات حق ہے کہ مرسل روایت ضعیف ہوتی ہے۔ لیکن یہ بات باطل ہے کہ ہر مرسل ضعیف ہوتی ہے۔ اگر کوئی کہے کہ زہری کا ارسال سخت خطرناک ارسال تھا۔ تو عرض ہے کہ اس کی وجہ بھی محدثین نے بتادی ہے۔ امام یحییٰ بن سعید القطان نے کہا:

"ھولاء قوم حفاظ کانوا اذا سمعوا الشئی علقوہ"

یہ لوگ (قتادہ و زہری) حفاظ حدیث میں سے تھے۔ یہ جب کوئی چیز سنتے تو اسے یاد کرلیتے تھے۔ (المراسیل لابن ابی حاتم ص ۳)

امام قطان نے یہ بھی فرمایا:

"مرسل الزھری شر من مرسل غیرہ لانہ حافظ وکل ماقدر ان یسمی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سمّی، وانما یترک من لا یحب ان یسمّیہ" (سیر اعلام النبلاء: ج ۵ ص ۳۳۸)

"زہری کی مرسل دوسروں کی مرسل سے زیادہ بری ہوتی ہے کیونکہ وہ حافظ ہے۔اور صرف وہ اسی شخص کا نام ترک کرتا ہے جس کا نام لینا پسند نہیں کرتا"۔

معلوم ہوا کہ زہری کی مراسیل غیر ثقات سے ہونے کی وجہ سے زیادہ ضعیف ہیں۔امام یحییٰ بن سعید القطان نے قتادہ کی مراسیل کو بھی "بمنزلہ الریح" قرار دیا۔(المراسیل لابن ابی حاتم ص ۳) اور سعید بن مسیب کی ابوبکرؓ سے منقطع روایت کو "ذالک شبہ الریح" کہا۔یعنی وہ ہوا کی طرح کمزور ہے (ایضاً ص) اور کہا: مرسلات ابن ابي خالد یعنی اسماعیل لیس بشیئ۔یعنی اسماعیل بن ابی خالد کی مرسل روایات کچھ بھی نہیں ہیں۔(جامع التحصیل ص ۳۸)

امام محمد بن سیرین سے بھی ابوالعالیہ اور حسن بصری کی مراسیل پر سخت تنقید مروی ہے اور کہا کہ: چار اشخاص (الحسن، ابوالعالیہ، حمید بن ہلال اور داؤد بن ابی ہند) ہر ایک کو سچا سمجھتے تھے اور اس بات کی پرواہ نہیں رکھتے تھے کہ کس سے سُن رہے ہیں (سنن دارقطنی: ج ۱ ص ۱۷۱، ۱۷۲) کیا ان علماء کو بھی ضعیف وغیر ثقہ قرار دیا جائے گا۔بلکہ حق یہ ہے کہ جو شخص ثقہ ہے اس کی متصل روایات کو قبول اور مرسل روایات کو مردود سمجھنا چاہیے۔

ادراج کی بحث

بعض اشخاص نے لکھا ہے کہ: زہری کی عادت ادراج کی بھی تھی۔"ادراج" کی تعریف ہے:"حدیث میں رسول اللہ ﷺ کے الفاظ کے ساتھ اپنے الفاظ ملا دینا یعنی حدیث میں اپنی طرف سے کچھ الفاظ درج کردینا" (نزول مسیح کا تصور: ص ۱۲۰)

حالانکہ ائمہ محدثین نے ادراج کو راوی کی عدالت میں کبھی جرح قرار نہیں دیا۔ادراج کی تعریف میں اصول حدیث کے ایک زبردست امام اور جید محقق ابن الصلاح فرماتے ہیں:

"معرفة المدرج في الحديث" — حدیث میں مدرج کی معرفت

وهو اقسام منها ما أدرج في حديث رسول الله ﷺ من كلام بعض رواته بان يذكر الصحابي اومن بعده عقيب مايرويه من الحديث كلاما من عند نفسه فيرويه من بعده موصولا بالحديث غير فاصل بينهما بذكر قائله فيلتبس الامر فيه على من لا يعلم حقيقة الحال و يتوهم ان الجميع عن رسول الله ﷺ" (مقدمہ ص ۱۲۷)

"اس کی کئی قسمیں ہیں: ان میں سے وہ بھی ہے جو حدیث رسول میں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

راویوں کا کلام درج ہو جائے وہ اس طرح کہ کوئی صحابی یا جو اس سے نیچے ہے، اپنی طرف سے اس حدیث میں کوئی کلام (بطور تفسیر) ذکر کرے جسے وہ روایت کر رہا ہے، تو بعد کا راوی اسے حدیث کے ساتھ ملا کر (موصول) روایت کر دے۔ اور قائل کے کلام کو جدا نہ کرے، اور اس شخص پر جو حقیقت حال سے بے خبر ہے معاملہ مشتبہ ہو جائے اور اسے یہ وہم ہو کہ یہ سب کچھ نبی ﷺ کی حدیث میں ہے۔"

معلوم ہوا کہ اس میں راوی کی غلطی نہیں ہوتی۔ وہ تو حدیث کی شرح و تفسیر میں کچھ کلام عرض کرتا ہے جسے بعد کا راوی اصل بات سے بے خبری کی وجہ سے متن حدیث میں درج کر دیتا ہے۔ محدثین کرام پر اللہ تعالیٰ کی بے پایاں رحمتیں ہوں جنھوں نے انتہائی باریک بینی اور غیرجانبداری سے دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی جدا کر دیا ہے اور عدل و انصاف کی میزان ہاتھ میں لے کر اپنی لاجواب تحقیقات سے یہ واضح کر دیا کہ یہ متصل ہے اور یہ منقطع، یہ محفوظ ہے اور یہ شاذ، یہ سالم من الادراج ہے اور یہ مدرج وغیرہ۔

مدرج کے موضوع پر متعدد علماء نے کتابیں لکھیں مثلاً خطیب بغدادی کی "الفصل للوصل فی مدرج النقل" (مجھے اس کے قلمی نسخے کی فوٹو سٹیٹ دیکھنے کا اتفاق ہوا ہے) حافظ ابن حجر کی "تقریب المنہج بترتیب المدرج" اور جلال الدین السیوطی کی "المدرج الی المدرج"

اب ان چند علماء کے نام لکھتا ہوں جنھوں نے کسی حدیث کی تشریح میں کوئی کلمہ کہا، جسے بعد کے راویوں نے متن میں درج کر دیا:

(۱) عبداللہ بن مسعودؓ (مقدمہ ابن الصلاح ص ۴۸، المدرج الی المدرج ص ۱۱)

(۲) ابو ہریرہؓ (المدرج الی المدرج ص ۱۸، ۲۱ وغیرہما)

(۳) سالم بن ابی الجعد (المدرج ص ۴۶ وغیرہم)

کیا انہیں بھی مجروح قرار دیا جائے گا؟ ہرگز نہیں۔ اسی طرح اس نام نہاد جرح سے امام زہری بھی بری ہیں۔ حافظ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں:

"الاصل ماکان فی الخبر فھو منہ حتی یقوم دلیل علی خلافہ، والاصل عدم الادراج ولا یثبت الا بدلیل" (فتح الباری ج ۲ ص ۸۳، ۱۹۶، ج ۴ ص ۴۳۷، ج ۷ ص ۳۱۱) "اصل یہ ہے کہ حدیث (کے متن) میں جو کچھ ہوتا ہے وہ اسی حدیث میں سے ہوتا ہے حتیٰ کہ اس کے خلاف دلیل ثابت ہو جائے۔ اور اصل عدم ادراج ہے اور ادراج کا دعویٰ دلیل کے بغیر ثابت نہیں ہوتا"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلاصہ

مختصر یہ کہ امام زھری جلیل القدر سُنی عالم، مشہور تابعی، ثقہ حجت تھے ان کی روایت اعلیٰ درجے کی صحیح ہوتی ہے۔ گولڈ زیہر مستشرق اور اس کے مقلدین کی خود ساختہ جروح قطعاً مردود ہیں۔ بلکہ منکرین رسالت کی ان جروح سے امام زھری کی شان اور زیادہ بلند ہو جاتی ہے۔

امام زھری سے نزول مسیح کی یہ حدیث جن شاگردوں نے سنی، ان کا ص ۲۰ پر ذکر کیا جاچکا ہے۔ اب ان کی روایات کا مختصر تذکرہ پیش خدمت ہے:

(۱) لیث بن سعد: آپ صحاح ستہ کے راوی اور "ثقہ ثبت فقیہ امام" مشہور تھے (تقریب)

آپ سے یہ حدیث درج ذیل علماء نے بیان کی:

(i) یحییٰ بن بکیر (السنن الکبریٰ للبیہقی ج ۱ ص ۲۴۴)

(ii) ہاشم (مسند احمد ج ۲ ص ۵۳۸)

(iii) یزید بن موھب (صحیح ابن حبان ۶۷۷۹)

(iv) احمد بن سلمہ (السنن الکبریٰ بیہقی ج ۱ ص ۲۴۴)

(v) محمد بن رمح (صحیح مسلم ۱۵۵)

(vi) قتیبہ بن سعید (صحیح بخاری ۲۱۰۹ صحیح مسلم ۱۵۵، سنن ترمذی ۲۲۳۳ الایمان لابن مندۃ ۴۰۷ من طریق النسائی عنہ)

صحیح بخاری و صحیح مسلم میں قتیبہ بن سعید کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

"والذی نفسی بیدہ لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکما مقسطا فیکسر الصلیب و یقتل الخنزیر ویضع الجزیۃ ولیفیض المال حتی لا یقبلہ احد"

"اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے ضرور عنقریب تم میں ابن مریم نازل ہوں گے، حاکم عادل بن کر، پس وہ صلیب توڑ دیں گے۔ خنزیر کو ہلاک کر دیں گے، جزیہ ختم کر دیں گے اور مال کو بہا دیں گے حتیٰ کہ اسے کوئی بھی قبول نہیں کرے گا"

امام ترمذی نے اس حدیث کے بارے میں فرمایا: "ہذا حدیث حسن صحیح"

(۲) سفیان بن عیینہ عن ابی شہاب

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ سے درج ذیل علماء نے یہ حدیث انتہائی معمولی اختلاف کے ساتھ بیان کی:

(i) علی بن عبداللہ المدینی (صحیح البخاری ۳۴۴۸)

اس میں شروع میں "لا تقوم الساعۃ" کے الفاظ زیادہ ہیں۔

(ii) زہیر بن حرب (صحیح مسلم ۱۵۵)

(iii) ابوبکر بن شیبہ (المصنف ج ۱۵ ص ۱۴۴ وعنہ ابن ماجہ ۴۰۷۸)

(iv) عبدالاعلی بن حماد (صحیح مسلم)

(v) عمرو الناقد (مسند ابی یعلی الموصلی ۵۸۷۷)

(vi) احمد بن حنبل (فی مسندہ ج ۲ ص ۲۴۰)

(vii) ابن ابی عمر (الشریعہ للآجری ص ۳۸۱)

(viii) الحمیدی (مستخرج علی صحیح مسلم لابی عوانہ ج ۱ ص ۱۰۵) وغیرہ

(دیکھئے: السنن الکبریٰ للبیہقی ج ۶ ص ۱۰۱ وغیرہ)

(۳) صالح بن کیسان المدنی (دیکھئے تحفۃ الاشراف للحافظ المزی: ج ۱۰ ص ۲۶، ۲۷)

آپ صحاح ستہ کے راوی اور "ثقہ ثبت فقیہ" تھے (تقریب) امام زھری آپ کے استاد ہیں۔ (تہذیب الکمال قلمی: ج ۲ ص ۵۹۹، ج ۳ ص ۱۲۷) اور ابراہیم بن سعد الزھری ان کے شاگرد ہیں (تہذیب الکمال للحافظ المزی: ج ۱ ص ۵۳ ج ۲ ص ۵۹۹ و نسخہ مطبوعہ ج ۲ ص ۸۸) آپ سے یعقوب الزھری نے اور ان سے یعقوب بن ابراہیم نے یہ حدیث سنی۔

یعقوب سے اسحاق (صحیح بخاری ۳۴۶۴) عبد بن حمید، حسن الحلوانی (صحیح مسلم) ابوداؤد الحرانی (صحیح ابی عوانہ ج ۱ ص ۱۰۵) اور محمد بن یحییٰ الذھلی (السنن الکبریٰ بیہقی ج ۹ ص ۱۸۰) نے یہ حدیث بیان کی۔ بخاری وغیرہ کی روایت میں یہ الفاظ زیادہ ہیں:

"وحتی تکون السجدۃ الواحدۃ خیرا من الدنیا وما فیھا ثم یقول ابو ھریرۃ اقرؤوا ان شئتم ـــــ ﴿ وَإِنْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ ﴾ الآیۃ"

"حتیٰ کہ لوگوں کے نزدیک اللہ کے آگے ایک سجدہ کرنا دنیا و مافیہا سے بہتر ہو گا پھر ابو ہریرہؓ فرمایا کرتے: پڑھو اگر (تصدیق) چاہتے ہو ا تو تلاوت کرو اور نہیں کوئی اہل کتاب سے مگر البتہ ضرور ایمان لے آئے گا ساتھ اس (عیسیٰ) کے اس (عیسیٰ) کی موت سے پہلے" (الایہ)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعض لوگوں نے پوچھا کہ امام بخاری کا استاد "اسحاق" کون ہے۔ تو عرض ہے کہ وہ اسحاق بن راہویہ ہے۔ حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں:

"وقد اخرج ابو نعیم فی المستخرج هذا الحدیث من مسند اسحاق بن راهویة وقال: اخرجه البخاری عن اسحاق" (فتح الباری ط ۱۳۴۸ھ ج ۶ ص ۳۸۲)

اور ابونعیم (اصبہانی) نے مستخرج (علی صحیح البخاری) میں یہ حدیث مسند اسحاق بن راہویہ سے روایت کی ہے اور کہا: اسے بخاری نے اسحاق سے روایت کیا ہے"۔

دوسرے یہ کہ عبد بن حمید وغیرہ نے اسحاق کی متابعت کر رکھی ہے لہٰذا ان پر اعتراض ہر لحاظ سے مردود ہے۔

(۴) معمر (مصنف عبدالرزاق ۲۰۸۴۰ وعنہ احمد فی مسندہ ج ۲ ص ۲۷۲)

(۵) یونس بن یزید (صحیح مسلم ۱۵۵، الایمان لابن مندہ ۴۱۱)

(۶) ابن جریج (صحیح ابی عوانہ ج ۱ ص ۱۰۴)

(۷) اوزاعی (ابو عوانہ ج ۱ ص ۱۰۵، مشکل الآثار للطحاوی ج ۱ ص ۲۷)

(۸) عبدالعزیز بن عبداللہ ابی سلمہ الماجشون (مسند علی بن الجعد ۲۸۶۷ وعنہ البغوی فی شرح السنہ ج ۱۵ ص ۸۰ وقال: ہذا حدیث متفق علی صحتہ)

(۹) ابن ابی ذئب (مسند احمد داؤد الطیالسی ۲۲۹۷، مشکل الآثار ج ۱ ص ۲۸) وغیرہم مختصر یہ کہ سعید بن المسیبؒ کی ابو ہریرہؓ سے یہ حدیث بالکل صحیح ہے۔

(۲) نافع مولیٰ ابی قتادہ الانصاری عن ابی ہریرہ

آپ صحاح ستہ کے راوی اور ثقہ ہیں (تقریب التہذیب)

آپ سے یہ حدیث امام زہری نے بیان کی۔ ان کا تذکرہ گذر چکا ہے۔ ان سے یہ حدیث درج ذیل علماء نے سن کر آگے بیان کی:

(الف) یونس ابن یزید الایلی، آپ جمہور کے نزدیک ثقہ ہیں اور صحاح ستہ کے راوی ہیں۔ آپ کی روایت صحیح بخاری ۳۲۶۵، صحیح مسلم ۱۵۵، کتاب الایمان لابن مندہ ۴۱۴، شرح السنہ للبغوی ۱۰ ص ۸۲ وغیرہ میں ہے۔

(ب) معمر (مصنف عبدالرزاق ۲۰۸۴۱ وعنہ احمد ج ۲ ص ۲۷۲ وابن مندہ فی الایمان ۴۱۵)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ج) عقیل (کتاب الایمان لابن مندہ ۴۱۶ وعنہ ابن حجر فی تغلیق التعلیق ج ۴ ص ۴۰)

(د) اوزاعی (الایمان لابن مندہ ۴۱۳ وعنہ ابن حجر فی تغلیق التعلیق ج ۴ ص ۴۰، البعث للبیہقی کما فی فتح الباری ج ۶ ص ۳۸۵، معجم ابن الاعرابی کما فی تغلیق التعلیق وغیرہ، صحیح ابن حبان ۶۷۶۴، صحیح ابی عوانہ ج ۱ ص ۱۰۶)

(ھ) ابن اخی الزھری (صحیح مسلم ۱۵۵)

(و) ابن ابی ذئب (صحیح مسلم، مسند احمد ج ۲ ص ۳۳۶، صحیح ابن عوانہ ج ۱ ص ۱۰۶)

صحیح بخاری و صحیح مسلم میں یونس بن یزید کی روایت کے الفاظ درج ذیل ہیں:

"کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم و امامکم منکم"

"تمہاری حالت اس وقت کیسی ہوگی جب ابن مریم تم میں نازل ہوں گے اور تمہارا امام تم میں سے ہوگا"

کتاب الاسماء والصفات للبیہقی میں یونس کی روایت کے الفاظ درج ذیل ہیں:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"کیف انتم اذا نزل ابن مریم من السماء فیکم و امامکم منکم"

"تمہاری حالت اس وقت کیسی ہوگی جب ابن مریم تم میں آسمان سے نازل ہوں گے اور تمہارا امام تم میں سے ہوگا" (ص ۵۳۵ وفی نسخۃ اخری ص ۴۲۴)

یہ دونوں روایتیں صحیح ہیں اور ان میں کوئی تعارض نہیں ہے۔ "من السماء" کے اور شواہد بھی ہیں، جو آگے آرہے ہیں۔ (دیکھئے ص ۳۸، ۳۹)

امام بغوی نے بخاری کی حدیث کے بارے میں شرح السنۃ میں فرمایا ہے:

"ھذا حدیث متفق علی صحتہ"

ایک اہم بات

امام بیہقی مستقل مخرج حدیث ہیں اور ان کی بیان کردہ یہ سند صحیح ہے لہٰذا ان کی زیادت مقبول ہے۔ کیونکہ ثقہ کی زیادت اگر ثقات یا اوثق کے خلاف نہ ہو تو مقبول ہوتی ہے۔ (دیکھئے الکفایہ فی علم الروایۃ ص ۴۲۴-۴۲۹ للخطیب البغدادی)

اور اگر امام بیہقی کہیں کہ "رواہ البخاری" تو اس کا مفہوم یہ ہوتا ہے کہ اس حدیث کی اصل صحیح بخاری میں موجود ہے۔ (دیکھئے مقدمہ ابن الصلاح ص ۳۱ مع شرح العراقی)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۳) عطاء بن میناء مولیٰ ابن ابی ذباب عن ابی ہریرہ

آپ صحاح ستہ کے راوی ہیں۔ امام العجلی نے کہا: "(مدنی) تابعی ثقہ" (تاریخ الثقات، ۱۱۴۳) امام ابن حبان نے آپ کی توثیق کی۔ بعض علماء نے آپ کو صدوق اور بعض نے من أصلح الناس قرار دیا۔ (دیکھئے تہذیب و تقریب وغیرہما) لہٰذا آپ ثقہ و صدوق ہیں۔ آپ سے سعید بن ابی سعید المقبری اور ان سے لیث بن سعد اور ابن اسحاق نے یہ روایت بیان کی:

(ا) لیث بن سعد (صحیح مسلم ۱۵۵، صحیح ابن حبان ۶۷۷۷، الشریعہ للآجری ص ۳۸۰ مشکل الآثار ج۱ص۲۸ وغیرہ) صحیح مسلم میں اس حدیث کے الفاظ درج ذیل ہیں:

"واللہ لینزلن ابن مریم حکما عادلا فلیکسرن الصلیب و لیقتلن الخنزیر و لیضعن الجزیة ولتترکن القلاص فلایسعی علیها و لتذهبن الشحناء والتباغض والتحاسد ولیدعون الی المال فلا یقبله احد"

"اللہ کی قسم ابن مریم البتہ ضرور نازل ہوں گے وہ عدل کرنے والے حاکم ہوں گے صلیب توڑ دیں گے اور خنزیر کو قتل کر دیں گے اور جزیہ موقوف کر دیں گے۔ جوان اونٹوں کو چھوڑ دیا جائے گا تو پھر کوئی ان سے بار برداری کا کام نہ لے گا اور لوگوں کے دلوں سے عداوت، بغض اور حسد ختم ہو جائے گا اور مال دینے کے لئے بلائیں گے تو کوئی بھی مال قبول نہ کرے گا"

(ب) محمد بن اسحاق (المستدرک للحاکم ج ۲ ص ۵۹۵) آپ کی روایت کا متن یہ ہے:

"لیهبطن عیسی بن مریم حکما عدلا و اماما مقسطا ولیسلکن فجا حاجا أو معتمرا ولیاتین قبری حتی یسلم علي ولأردنّ علیه یقول ابوهریرة: ای بنی اخی إن رایتموه فقولوا أبوهریرة یقرئک السلام"

"عیسیٰ بن مریم (علیہما السلام) حاکم عادل اور امام منصف بن کر ضرور اتریں گے اور چلیں گے گھاٹی میں حج یا عمرہ کی لبیک کہتے ہوئے۔ اور میری قبر پر آئیں گے تاکہ مجھے سلام کہیں اور میں ان کا جواب دوں گا۔ ابو ہریرہ کہتے ہیں: اے بھتیجے! اگر تم اسے (عیسیٰ کو) دیکھو تو کہو کہ ابو ہریرہ تجھے سلام کہتا ہے"

امام حاکم اور امام ذہبی دونوں نے اس حدیث کو صحیح کہا۔ امام ابو زرعہ نے اسے اصح کہا (علل الحدیث ۲۷۴۷) مگر یہ سند ضعیف ہے۔ کیونکہ محمد بن اسحاق مدلس ہیں اور مدلس کی معنعن

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روایت ضعیف ہوتی ہے۔ لیکن اس کا ایک قوی شاہد ہے جیسا کہ آگے آرہا ہے —— لہٰذا مستدرک کی یہ روایت حسن لغیرہ ہے۔

(۴) سعید المقبری عن ابی ہریرۃ

امام ابویعلی الموصلی نے کہا:

" حدثنا احمد بن عیسی حدثنا ابن وھب عن ابی صخران سعیدا المقبری اخبرہ انہ سمع اباھریرۃ یقول سمعت رسول اللہ ﷺ یقول: والذی نفس ابی القاسم بیدہ لینزلن عیسی بن مریم اماما مقسطا وحکما عدلا فلیکسرن الصلیب ولیقتلن الخنزیر ولیصلحن ذات البین ولیذھبن الشحناء ولیعرضن علیہ المال فلا یقبلہ ثم لئن قام علی قبری فقال: یا محمد لأجیبنّہ "

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں ابوالقاسم کی جان ہے عیسیٰ بن مریم (علیہما السلام) ضرور امام منصف اور حاکم عادل بن کر نازل ہوں گے۔ پس آپ صلیب کو توڑ دیں گے اور خنزیر کو ہلاک کردیں گے۔ ایک دوسرے سے ناراض باہم صلح کرلیں گے اور عداوت ختم ہو جائے گی اور اس پر مال پیش کریں گے تو وہ اسے قبول نہیں کرے گا۔ پھر اگر وہ میری قبر پر کھڑا ہو اور کہے: اے محمد (ﷺ) تو میں ضرور اس کا جواب دوں گا" (مسند ابی یعلی ج۱۱ص ۴۶۲ ح ۶۵۸۴)

اس کی سند حسن ہے اور اس کے تمام راوی جمہور کے نزدیک ثقہ و صدوق ہیں۔

اوپر محمد بن اسحاق کی روایت اس کا شاہد ہے۔

(۵) حنظلہ بن علی الاسلمی عن ابی ہریرہ

آپ صحیح مسلم وغیرہ کے راوی اور ثقہ ہیں (تقریب) آپ سے نزول مسیح کی حدیث امام زھری نے اور ان سے ایک جماعت مثلاً سفیان بن عیینہ، لیث، معمر، اوزاعی، یونس وغیرہم نے یہ حدیث بیان کی ہے۔ دیکھئے صحیح مسلم (۱۲۵۲) مسند احمد (۲:۵۴۰، ۲۵۰) تفسیر ابن جریر (۳:۲۰۲)، مسند علی بن جعد (۲۸۸۸)، مسند حمیدی ظاہریہ بتحقیقی (۱۰۱۱) الایمان لابن مندۃ (۴۱۹) صحیح ابن حبان ۶۷۸۱، مصنف عبدالرزاق (۲۰۸۴۲) مصنف ابن ابی شیبہ (۱۴۴۱۵) وغیرہم

مسند حمیدی میں زھری کے سماع کی تصریح موجود ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحیح مسلم میں سفیان بن عینیہ کی زھری سے روایت کا متن یہ ہے۔

"عن النبی ﷺ قال: والذی نفسی بیدہ لیھلن ابن مریم بفج الروحاء حاجا او معتمرا او یثنینھما"

نبی ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، بلاشبہ ابن مریم روحاء کی گھاٹی میں حج یا عمرہ یا دونوں کی لبیک کہیں گے۔

(مسند احمد ج ۲ ص ۲۹۰ میں صحیح سند کے ساتھ درج الفاظ زیادہ ہیں)

"قال و تلا ابو ھریرۃ ﴿ وَاِنْ مِنْ اَھْلِ الْکِتَابِ اِلَّا لَیُؤْمِنَنَّ بِہٖ قَبْلَ مَوْتِہٖ وَیَوْمَ الْقِیَامَۃِ یَکُوْنُ عَلَیْھِمْ شَھِیْدًا ﴾ فزعم حنظلۃ ان ابا ھریرۃ قال: یومن بہ قبل موتہ، عیسی فلا ادری ھذا کلہ حدیث النبی ﷺ اوشئی قالہ ابو ھریرۃ"

فرمایا: ابو ہریرۃ نے آیت پڑھی: اور نہیں کوئی اہل کتاب میں سے مگر البتہ ضرور ایمان لائے گا ساتھ اس (عیسیٰ) کے، اس (عیسیٰ) کی موت سے پہلے اور یہ (عیسیٰ) قیامت کے دن ان پر گواہ ہوگا۔ پس حنظلہ نے کہا: بے شک ابو ہریرہ نے کہا: اس کی موت سے پہلے ایمان لائے گا، عیسیٰ (یعنی عیسیٰ کی موت سے پہلے) پس مجھے معلوم نہیں کہ یہ سارا متن حدیث نبی ﷺ میں ہے یا ابو ہریرہ کا کلام ہے۔

(۶) عبدالرحمٰن بن آدم عن ابی ہریرہ

آپ صحیح مسلم وغیرہ کے راوی اور صدوق ہیں۔ (تقریب) آپ سے قتادہ نے یہ حدیث بیان کی، مسند احمد میں آپ نے عبدالرحمٰن بن آدم سے سماع کی تصریح کر رکھی ہے۔ یہ حدیث درج ذیل کتابوں میں ہے:

مسند احمد (۲:۴۰۶، ۴۳۷) سنن ابی داؤد (۴۳۲۴) مصنف ابن ابی شیبہ (ط جدیدہ ج ۲ ص ۴۹۹ ح ۳۷۵۲۶) صحیح ابن حبان (۶۷۷۵، ۶۷۸۲) مسند ابی داؤد الطیالسی (۲۵۷۵) تفسیر ابن جریر (نسخہ منقحہ ج ۳ ص ۲۹۱ جز ۳، ج ۴ ص ۲۲ جز ۶) مستدرک الحاکم (۲:۵۹۵) وغیرہ

امام حاکم اور ذہبی نے اسے صحیح کہا ہے ـــــ حدیث کا متن یہ ہے:

"الانبیاء (کلھم) اخوۃ لعلات دینھم واحد وامھا تھم شتی وانا أولی الناس بعیسی بن مریم لانہ لم یکن بینی وبینہ نبی وانہ نازل فاذارایتموہ فاعرفوہ فانہ رجل مربوع الی الحمرۃ والبیاض بسط کان راسہ یقطر

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وان لم یصبه بلل بین معصرتین فیکسر الصلیب و یقتل الخنزیر و یضع الجزیة و یعطل الملل حتی یھلک اللہ فی زمانه الملل کلھا غیر الاسلام و یھلک اللہ فی زمانه فی الارض حتی ترتع الابل مع الاسد جمیعا و النمور مع البقر والذئاب مع الغنم و یلعب و یلعب الصبیان والغلمان بالحیات لا یضر بعضھم بعضا فیمکث ماشاء ان یمکث ثم یتوفی فیصلی علیه المسلمون و یدفنو نه"

(مسند احمد ج ۲ ص ۴۳۷ و صحیح ابن حبان ۶۷۸۲ والزیادۃ عنہ)

"(تمام) انبیاء علاتی بھائی ہیں، دین ان کا ایک ہے اور مائیں (شریعتیں) ان کی جدا جدا ہیں اور میں لوگوں میں سے سب سے زیادہ عیسیٰ بن مریم کے نزدیک ہوں کیونکہ میرے اور ان کے درمیان کوئی نبی نہیں ہے اور بے شک وہ نازل ہونے والا ہے، پس جب تم ان کو دیکھو تو پہچان لینا۔ وہ ایک درمیانے قد کے سرخ و سفید رنگت والے آدمی ہیں۔ ان کے بال سیدھے ہیں گویا اب ان سے پانی ٹپکنے والا ہے حالانکہ وہ بھیگے ہوئے نہ ہوں گے اور وہ دو زرد رنگ کے کپڑے پہنے ہوئے ہوں گے (وہ اسلام پر لوگوں سے جنگ کریں گے) پس وہ صلیب کو توڑ دیں گے خنزیر کو قتل کر دیں گے اور جزیہ کو ختم کر دیں گے اور ملتیں (مذاہب عالم) معطل ہو جائیں گی حتیٰ کہ اس کے زمانے میں اللہ تعالیٰ اسلام کے سوا ساری ملتوں (مذاہب) کو ہلاک (ختم) کر دے گا اور دجال اکبر، کذاب بھی اس کے زمانے میں ہلاک ہو جائے گا۔ زمین میں امن واقع ہو جائے گا حتیٰ کہ اونٹ شیر کے ساتھ، چیتے اور گائیں، بھیڑیے اور بکریاں اکٹھا چریں گے۔ اللہ جتنا چاہے گا، وہ (عیسیٰ بن مریم) رہیں گے پھر وہ وفات پا جائیں گے پس مسلمین (مسلمان) ان پر نماز جنازہ پڑھیں گے اور انہیں دفن کر دیں گے۔" (علیہ الصلاۃ والسلام)

اس حدیث پر مزید تحقیق میں نے اپنی کتاب "تخریج کتاب النہایہ فی الفتن والملاحم" (ص ۱۴۱ ح ۳۳۳) میں تفصیل کے ساتھ کی ہے۔ (یہ کتاب عربی میں ہے اور ابھی تک طبع نہیں ہوئی۔)

(۷) عبدالرحمٰن بن ابی عمرۃ عن ابی ہریرہ

آپ صحاح ستہ کے راوی ہیں۔ ابن حبان نے آپ کی توثیق کی اور ابن سعد نے کہا: کان ثقۃ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کثیر الحدیث (تہذیب التہذیب ج٦ ص٢١٩، ٢٢٠)۔ امام احمد بن حنبل نے حسن سند کے ساتھ ان سے عبدالرحمٰن بن آدم کی حدیث کا ایک قطعہ روایت کیا ہے: (ج٢ ص٤٨٣)

"انا اولی الناس بعیسی بن مریم فی الدنیا والاخرة الانبیاء اخوة من علات امهاتهم شتی و دینهم واحد"

"میں عیسیٰ بن مریم (علیہما السلام) کے ساتھ دنیا و آخرت میں سب لوگوں سے زیادہ قریب ہوں۔ انبیاء علاتی بھائی ہیں۔ ان کی شریعتیں علیحدہ ہیں اور دین ایک ہے۔"

(٨) ولید بن رباح عن ابی ہریرہ

آپ ابوداؤد وغیرہ کے راوی ہیں۔ ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا۔ ابو حاتم نے کہا: صالح اور بخاری نے کہا: حسن الحدیث (تہذیب التہذیب: ج١١ ص١١٧) ابن حجر نے کہا: صدوق (تقریب) اور حافظ ذہبی نے بھی کہا: صدوق (الکاشف ج٣ ص٢٠٩) ولید سے کثیر بن زید الاسلمی نے اور کثیر سے ابو احمد الزبیری نے اور ان سے احمد بن حنبل نے یہ حدیث بیان کی۔ کثیر بن زید کو متعدد نے اگرچہ ثقہ یا صدوق کہا مگر جمہور کے نزدیک وہ ضعیف ہے اور ہم اس کی روایت بطور شاہد ذکر کر رہے ہیں۔ ایسے راوی کی روایت صحیح یا حسن حدیث کے شواہد میں بالاتفاق پیش کی جا سکتی ہے۔ حدیث کا متن درج ذیل ہے:

"یوشك المسیح عیسی بن مریم ان ینزل حکما قسطا واماما عدلا فیقتل الخنزیر ویکسر الصلیب.............الخ" (مسند احمد ج٢ ص٣٩٤)

"قریب ہے کہ مسیح عیسیٰ بن مریم (علیہما السلام) حاکم منصف اور امام عادل کی حیثیت سے نازل ہو جائیں۔ پس آپ خنزیر کو قتل کر دیں گے اور صلیب کو توڑ دیں گے.........الخ"

(٩) محمد بن سیرین عن ابی ہریرہ

آپ صحاح ستہ کے مرکزی راوی اور "ثقہ ثبت عابد کبیر القدر" ہیں (تقریب) آپ روایت بالمعنیٰ کے قائل نہیں تھے۔ یہ موقف آپ کی کمال احتیاط کا ثبوت ہے، ورنہ صحیح یہ ہے کہ روایت بالمعنیٰ بھی جائز ہے (کما هو المبسوط فی کتب الاصول وغیرها)

آپ سے درج ذیل اشخاص نے یہ حدیث بیان کی:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(الف) سلیمان بن ابی سلیمان (الکامل لابن عدی ج ۳ ص ۱۱۱۱)

(ب) ابن عون (المعجم الصغیر للطبرانی: ج ۱ ص ۳۴، المعجم الاوسط ج ۲ ص ۱۸۳ ح ۱۳۳۱)

(ج) ہشام بن حسان (مسند احمد: ج ۲ ص ۴۱۱ واسنادہ صحیح علی شرط الشیخین)

ہشام کی روایت کا متن:

"عن النبی ﷺ قال: یوشک من عاش منکم ان یلقی عیسی بن مریم اماما مهدیا و حکما عدلا فیکسر الصلیب و یقتل الخنزیر ویضع الجزیة وتضع الحرب اوزارها"

"نبی ﷺ نے فرمایا: قریب ہے کہ تم میں سے جو زندہ رہے عیسیٰ بن مریم (علیہما السلام) سے اس حال میں ملاقات کرے کہ وہ امام مہدی اور حاکم عادل ہوں۔ پس آپ صلیب توڑ دیں گے اور خنزیر کو قتل کردیں گے۔ جزیہ موقوف کردیں گے اور جنگ بند ہو جائے گی۔"

(۱۰) زیاد بن سعد عن ابی ہریرہ

آپ کو ابن حبان نے کتاب الثقات میں ذکر کیا (ج ۴ ص ۲۵۵) بخاری (التاریخ الکبیر ج ۳ ص ۳۵) اور ابن ابی حاتم (الجرح والتعدیل ج ۳ ص ۵۳۳) نے اسے ذکر کیا اور جرح یا تعدیل کچھ بھی نہ لائے۔ حافظ ابن کثیر نے اس کی درج ذیل حدیث کے بارے میں کہا: تفرد بہ احمد واسنادہ جید قوی صالح" (النہایہ فی الفتن والملاحم ج ۱ ص ۱۸) زیاد کی روایت کے الفاظ درج ذیل ہیں:

"ینزل عیسی بن مریم اماما عادلا و حکما مقسطا فیکسر الصلیب و یقتل الخنزیر و یرجع السلم و یتخذ السیوف مناجل و تذهب حمة کل ذات حمة و تنزل السماء رزقها و تخرج الارض برکتها حتی یلعب الصبی بالثعبان فلایضره و یراعی الغنم الذئب فلایضرها و یراعی الاسد البقر فلایضرها"

(مسند احمد ج ۲ ص ۴۸۲، ۴۸۳ واللفظ لہ، التاریخ الکبیر للبخاری ج ۳ ص ۳۵۷)

عیسیٰ بن مریم (علیہما السلام) امام عادل اور حاکم منصف کی حیثیت سے نازل ہوں گے۔ آپ صلیب توڑ دیں گے اور خنزیر کو قتل کردیں گے، سلامتی کا دور دورہ ہوگا اور تلواروں کی درانتیاں بنا لی جائیں گی اور ہر خواہش کرنے والے کی خواہش ختم ہو جائے گی اور آسمان اپنا رزق اتارے گا اور زمین اپنی برکتیں نکال دے گی حتیٰ کہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چھوٹا بچہ اژدھا کے ساتھ کھیلے گا اور وہ اسے نقصان نہ پہنچائے گا اور بھیڑیں بھیڑیے کے ساتھ اکٹھی چریں گی اور وہ انہیں نقصان نہ پہنچائے گا اور شیر گائے کے ساتھ چرے گا اور وہ اسے نقصان نہ پہنچائے گا۔"

(۱۱) کلیب بن شہاب عن ابی ہریرہ

آپ سنن اربعہ کے راوی اور صدوق ہیں (تقریب) ـــــ امام ابوبکر البزار نے کہا:

"حدثنا علي بن المنذر ثنا محمد بن فضيل عن عاصم بن كليب عن ابيه عن ابي هريرة قال سمعت ابا القاسم الصادق المصدوق يقول: يخرج الاعور الدجال، مسيح الضلالة قبل المشرق في زمن اختلاف من الناس و فرقه فيبلغ ما شاء الله ان يبلغ من الارض في اربعين يوما، الله اعلم ما مقدارها؟ فيلقى المؤمنون شدة شديدة ثم ينزل عيسى بن مريم عليه السلام من السماء فيقوم الناس فاذا رفع راسه من ركعته قال: سمع الله لمن حمده قتل الله المسيح الدجال و ظهر المومنون فاحلف ان رسول الله ﷺ ابا القاسم الصادق المصدوق ﷺ قال: انه لحق واما انه قريب فكل ما هو آت قريب" (کشف الاستار عن زوائد البزار ج ۴ ص ۱۴۲، ۱۴۳)

"نبی ﷺ نے فرمایا: لوگوں کے اختلاف اور فرقہ کے وقت مشرق سے مسیح ضلالت، کانا دجال نکلے گا۔ چالیس دنوں میں وہ زمین میں وہاں تک جا پہنچے گا جہاں اللہ چاہے گا، اللہ یہ جانتا ہے اس کی مقدار کیا ہے؟ مومنوں کو بڑی مصیبت پہنچے گی۔ پھر عیسیٰ بن مریم ﷺ آسمان سے نازل ہوں گے۔ پس لوگ (نماز کے لئے) کھڑے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ "مسیح دجال" کو قتل کرے گا۔ اور مومنوں کو فتح نصیب ہوگی۔ ابوہریرہؓ نے قسم اٹھا کر کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک وہ حق ہے اور اگرچہ وہ قریب ہے کیونکہ ہر چیز جو آنے والی ہے وہ قریب ہے۔"

صحیح ابن حبان (۶۷۷۳) باختلاف یسیر و قال الہیثمی فی مجمع الزوائد: "رواہ البزار و رجالہ رجال الصحیح غیر علی بن المنذر و ھو ثقہ" (ج ۷ ص ۳۴۹) اس کی سند صحیح ہے۔

(۱۲) رجل من بنی حنیفہ

یہ رجل نامعلوم ہے۔ اور اس کا شاگرد عمران بن ظبیان ضعیف ہے۔ لہٰذا اس کے متن کو یہاں درج کرنا (میرے نزدیک) مناسب نہیں ہے۔۔ یہ روایت مسند الحمیدی (نسخہ ظاہریہ ح ۱۱۰۳)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں ہے۔

(۱۳) ابو صالح ذکوان عن ابی ہریرہ

آپ صحاح ستہ کے راوی اور ثقہ ثبت تھے (تقریب)۔۔۔۔امام طبرانی نے کہا:

"حدثنا احمد (هو ابن محمد بن صدقة) قال حدثنا الهيثم بن مروان الدمشقي قال حدثنا محمد بن عيسى بن سميع قال حدثني روح بن القاسم عن عاصم بن بهدلة عن ابي صالح عن ابي هريرة عن رسول الله ﷺ انه قال: لا تقوم الساعة حتى ينزل عيسى بن مريم في الارض حكما عدلا وقاضيا مقسطا فيكسر الصليب و يقتل الخنزير و القرد و توضع الجزية و تكون السجدة كلها واحدة لله رب العالمين"

(المعجم الاوسط: ج ۲ ص ۲۰۳، ۲۰۴ ح ۱۳۶۴)

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس وقت تک قیامت نہیں ہوگی جب تک عیسیٰ بن مریم (علیہما السلام) زمین میں حاکم عادل اور قاضی منصف بن کر نازل نہ ہو جائیں۔ پس آپ صلیب توڑ دیں گے اور خنزیر اور بندر قتل کر دیں گے اور تمام سجدے و عبادتیں صرف ایک اللہ رب العالمین کے لئے ہوں گے۔"

اس کی سند حسن ہے۔ اس کا ایک قوی شاہد صحیح مسلم (۱۸۹۷) میں سہیل عن ابی صالح عن ابی ہریرہ کی سند سے ہے جس کا متن آئندہ صفحہ پر آرہا ہے۔

(۱۴) یزید بن الاصم عن ابی ہریرہ

آپ صحیح مسلم وغیرہ کے راوی ہیں اور ثقہ ہیں۔ (تقریب) آپ ابو ہریرہؓ سے سن کر بیان کرتے ہیں کہ ابو ہریرہؓ نے فرمایا:

"تروني شيخا كبيرا قد كادت ترقوتاي تلتقي من الكبر والله اني لارجو ان ادرك عيسى واحدثه عن رسول الله ﷺ فيصدقني" (مصنف عبدالرزاق ۲۰۸۴۶ وعنہ ابن مندہ فی کتاب الایمان ۴۱۷) اس کی سند حسن ہے۔

"آپ مجھے ایسا عمر رسیدہ سمجھتے ہیں جس کی ہنسلی کی ہڈیاں بڑھاپے کی وجہ سے مل رہی ہوں؟ اللہ کی قسم میری یہ تمنا ہے کہ میں عیسیٰ علیہ السلام کو پاؤں اور اسے رسول اللہ ﷺ کی احادیث سناؤں تو وہ میری تصدیق کرلے۔"

صحیح مسلم میں سہیل بن صالح عن ابیہ عن ابی ہریرہ کی سند سے روایت ہے کہ رسول اللہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ﷺ نے فرمایا:"اس وقت تک قیامت قائم نہ ہوگی حتیٰ کہ اہل روم اعماق پر اتر آئیں گے۔ پس وہ جب شام کو آئیں گے دجال نکلے گا..... پھر وہ (مسلمان) جنگ کی تیاری کر رہے ہوں گے، صفوں کو برابر کر رہے ہوں گے۔

"اذا اقیمت الصلوة فینزل عیسی بن مریم فأمهم فاذا رآه عدو الله ذاب کما یذوب الملح فی الماء فلو ترکه لا نذاب حتی یهلك ولکن یقتله الله بیده فیریهم دمه فی حربته" (صحیح مسلم: ج ۴ ص ۲۲۲۱ واللفظ لہ صحیح ابن حبان ۶۷۷۴، المستدرک ج ۴ ص ۴۸۲ والحاکم ووافقہ الذہبی)

"جب نماز کے لیے تکبیر اقامت کہی جاچکی ہوگی تو عیسیٰ بن مریم نازل ہو جائیں گے اور مسلمانوں کی امامت (اس نماز کے بعد دوسرے مواقع پر کریں گے اور اللہ کا دشمن انہیں دیکھتے ہی اس طرح گھلنے لگے گا جس طرح نمک پانی میں گھلتا ہے اگر وہ اسے اس کے حال پر چھوڑ دیں تو وہ آپ ہی گھل کر ہلاک ہو جائے مگر اسے اللہ ان کے ہاتھوں سے قتل کرائے گا اور وہ اپنے نیزے میں اس (دجال) کا خون مسلمانوں کو دکھائیں گے۔"

(۱۵) الاعرج عن ابی ہریرہ

عبدالرحمٰن بن ھرمز الاعرج صحاح ستہ کے راوی اور "ثقہ ثبت عالم" تھے (تقریب)، حافظ ابن عدی نے حسن سند کے ساتھ عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی ہریرہ نقل کیا کہ:

"ان رسول الله ﷺ قال: ینزل عیسی بن مریم فیمکث فی الناس اربعین سنة قیل یا اباهریره سنة کسنة فقال: هکذا قیل"

"بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عیسیٰ بن مریم نازل ہوں گے پس لوگوں میں چالیس سال رہیں گے، کہا گیا اے ابوہریرہ! (ہمارے) سال سال کی طرح، فرمایا: اسی طرح کہا گیا ہے" (الکامل ج ۷ ص ۲۶۳۴)

یہ حدیث امام طبرانی نے "اربعین سنۃ" تک اپنی کتاب الاوسط میں بیان کی ہے۔ حافظ ہیثمی نے کہا: رواہ الطبرانی فی الاوسط ورجالہ ثقات" (مجمع الزوائد ج ۸ ص ۲۰۵) یعنی اس کے راوی ثقہ ہیں۔ ایک اور روایت میں ہے:

"لا ینزل الدجال المدینة ولکنه بین الخندق وعلی کل نقب منها ملائکة یحرسونها فاول من یتبعه النساء فیوذونه فیرجع غضبان حتی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ينزل الخندق فعند ذلك ينزل عيسى بن مريم"

"دجال مدینہ میں نہیں اترے گا۔ لیکن خندق تک آئے گا، مدینہ کے راستوں پر فرشتے مدینہ کی حفاظت کر رہے ہوں گے۔ سب سے پہلے اس کا پیچھا عورتیں کریں گی پس وہ اسے تکلیف دیں گی تو وہ غضبناک ہو جائے گے حتی کہ وہ خندق میں اتر جائے گا، پس اس وقت عیسیٰ بن مریم نازل ہو گے۔" (الاوسط للطبرانی)

یہ روایت حسن سند کے ساتھ مختصراً "ينزل الدجال المدينة" تک الکامل لابن عدی (ج ۷ ص ۲۶۳۴) پر بھی موجود ہے۔

حافظ ہیثمی نے کہا: رواه الطبراني في الاوسط و رجاله رجال الصحيح غير عقبة بن مكرم بن عقبه الضبي وهو ثقة" (مجمع الزوائد ج ۷ ص ۳۴۹)

(۲) جابر بن عبداللہ الانصاری رضی اللہ عنہ

مشہور جلیل القدر صحابی ہیں۔ حافظ ذہبی نے فرمایا: "الامام ابو عبداللہ الانصاری الفقیہ مفتی المدینہ فی زمانہ" (تذکرۃ الحفاظ ج ۱ ص ۴۳) اور آپ کی عدالت پر پوری امت کا اجماع ہے (الصحابۃ کلھم عدول)——— جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"لا تزال طائفة من امتي تقاتلون على الحق ظاهرين الى يوم القيامة قال فينزل عيسى بن مريم فيقول اميرهم: تعال صل لنا فيقول: لا ان بعضكم على بعض امراء تكرمة الله هذه الامة"

"میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ قیامت تک حق پر قتال کرتا رہے گا۔ پس عیسیٰ بن مریمؑ نازل ہو جائیں گے۔ پس مسلمانوں کا امیر ان سے کہے گا: آیئے ہمیں نماز پڑھائیں، پس وہ کہیں گے: نہیں، تم ایک دوسرے کے امیر ہو۔ اللہ نے اس امت کو یہ بزرگی بخشی ہے۔"

(صحیح مسلم ج ۱ ص ۸۷ و اللفظ لہ، صحیح ابی عوانہ ج ۲ ص ۱۰۶، ۱۰۷، صحیح ابن حبان ۶۷۸۰، مسند احمد ج ۳ ص ۳۴۵، التاریخ الکبیر للبخاری ج ۵ ص ۴۵۱، السنن الکبریٰ بیہقی: ج ۹ ص ۱۸۰ وغیرہم)

اس سند میں ابو الزبیر محمد بن مسلم بن تدرس صدوق تھے مگر تدلیس کرتے تھے (تقریب) صحیح مسلم وغیرہ میں انہوں نے سماع کی تصریح کر رکھی ہے لہٰذا تدلیس کا اعتراض مردود ہے۔ باقی سند صحیحین کی شرط پر صحیح ہے۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"لوگ (ملک) شام میں دھویں کے پہاڑ کی طرح بھاگ جائیں گے۔ پس وہ (دجال) ان (مسلمانوں) کا سخت محاصرہ کرے گا اور ان پر سخت کوشش کرے گا۔"

"ثم ینزل عیسی علیہ السلام فینادی من السحر فیقول "یاایھا الناس ......فاذا صلی صلاۃ الصبح خرج الیہ" (مسند احمد ج ۳ ص ۳۶۸)

"پھر عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے۔ پس سحری کے وقت سے آواز دیں گے: اے لوگو!...... پس جب صبح کی نماز پڑھ لیں گے تو اس (دجال) کی طرف نکلیں گے۔"

حافظ ہیثمی نے کہا: رواہ احمد باسنادین، رجال احدھما رجال الصحیح (مجمع الزوائد ج ۷ ص ۳۴۴)

(۳) النواس بن سمعان رضی اللہ عنہ

حافظ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں: صحابی مشہور سکن الشام (تقریب)

جناب نواس رضی اللہ عنہ، دجال کے بارے میں یہ طویل حدیث، نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ:

"اذ بعث اللہ المسیح بن مریم فینزل عند المنارۃ البیضاء شرقی دمشق بین مھرودتین واضعاکفیہ علی اجنحۃ ملکین اذا طأطأ راسہ قطر واذا رفعہ تحدر منہ جمان کاللؤلؤ فلا یحل لکافر یجد ریح نفسہ الامات و نفسہ ینتھی حیث ینتھی طرفہ فیطلبہ حتی یدرکہ بباب لد فیقتلہ ثم یاتی عیسی بن مریم..... ویحصر نبی اللہ عیسی و اصحابہ....."

"(دجال اسی حالت میں ہوگا) ناگاہ اللہ تعالیٰ عیسیٰ بن مریم کو بھیجے گا، وہ شہر دمشق کی مشرق کی طرف زرد رنگ کی دو چادریں پہنے اپنے دونوں ہاتھ دو فرشتوں کے پروں پر رکھے ہوئے سفید منارہ کے پاس اُتریں گے۔ جب عیسیٰ سر جھکائیں تو پسینہ ٹپکے گا اور جب سر اٹھائیں گے تو موتیوں کی طرح قطرے ٹپکیں گے۔ جس کافر کو ان کے سانس کی خوشبو پہنچے گی، اسے زندہ رہنا ممکن نہ ہوگا، فوراً مرجائے گا اور ان کی خوشبو وہاں تک پہنچے گی جہاں تک ان کی نظر جائے گی پھر وہ دجال کو تلاش کریں گے اور بابِ لُد پر پاکر اسے قتل کردیں گے پھر وہ ان لوگوں کے پاس آئیں گے..... عیسیٰ اور ان کے ساتھی" (صحیح مسلم ج ۴ ص ۲۵۰-۲۵۵ ح ۲۹۳۷)

وعنہ البغوی فی شرح السنۃ ج ۱۵ ص ۵۴، مسند احمد ج ۴ ص ۱۸۱، سنن ابی داؤد ۴۳۲۱، سنن ابن ماجہ ۴۰۷۵، عمل الیوم واللیلۃ للنسائی ۹۴۷، صحیح ابن حبان ۶۷۷۶، جامع ترمذی ۲۲۴۰، و لفظہ: فبینما ھو کذلک اذ ھبط عیسی بن مریم علیہ السلام بشرقی دمشق

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عند المنارة البیضاء......": وقال "ھذا حدیث حسن صحیح غریب"، المستدرک ج ۴ ص ۴۹۲ و صححہ الحاکم و وافقہ الذھبی وقال البغوی فی شرح السنۃ: "ھذا حدیث صحیح"۔ فضائل القرآن للنسائی ۴۹ کمافی تحفۃ الاشراف (ج ۹ ص ۶۰) اس کے تمام راوی ثقہ ہیں اور سند بالکل صحیح ہے۔

(۴) اوس بن اوس رضی اللہ عنہ

آپ صحابی ہیں، دیکھئے: اسد الغابۃ (۱/۱۳۹) الاصابۃ (۱:۷۹) وغیرہما

امام طبرانی نے اوس بن اوسؓ سے نقل کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

"ینزل عیسی بن مریم علیہ السلام عند المنارۃ البیضاء شرقی دمشق" (المعجم الکبیر للطبرانی ج ا ص ۲۱۷ ح ۵۹۰)

"عیسیٰ بن مریمؑ دمشق کے مشرق میں سفید منارہ کے پاس نازل ہوں گے۔"

حافظ نور الدین الہیثمی نے کہا:

"رواہ الطبرانی ورجالہ ثقات" —— (مجمع الزوائد ج ۸ ص ۲۰۵)

اسے طبرانی نے روایت کیا اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

(۵) عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ

آپ انتہائی جلیل القدر صحابی ہیں۔ حافظ ابن حجر نے کہا: "احد السابقین المکثرین من الصحابۃ وأحد العبادلۃ الفقھاء" (تقریب) حافظ ذہبی نے کہا: "العالم الربانی: وقد کان من ایام النبی ﷺ صواما قواما تالیا لکتاب اللہ طلابۃ للعلم" (تذکرہ الفاظ ج ا ص ۴۱، ۴۲) آپ نے نبی ﷺ سے جو احادیث سنی تھیں ان کا ایک مجموعہ (الصحیفہ الصادقہ) تیار کیا تھا۔ یہ صحیفہ ان سے ان کے پوتے شعیب اور اس سے عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں۔ آپ سے تقریباً سات سو (۷۰۰) احادیث مروی ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

" یخرج الدجال فی امتی فیمکث اربعین لا ادری یوما او اربعین شھرا او اربعین عاما فیبعث اللہ عیسی بن مریم کأنہ عروۃ بن مسعود فیطلبہ فیھلکہ ثم یمکث الناس سبع سنین لیس بین اثنین عداوۃ"

"یعنی: دجال میری امت میں سے نکلے گا اور چالیس تک رہے گا۔ (راوی کہتے ہیں) میں نہیں جانتا کہ چالیس دن فرمایا، یا چالیس مہینے یا چالیس سال۔ پھر اللہ عیسیٰ بن مریم کو بھیجے گا گویا وہ عروہ بن مسعود ہیں۔ وہ دجال کو تلاش کرکے اسے ہلاک کردیں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گے۔ پھر سات سال تک لوگ اس طرح رہیں گے کہ دو شخصوں کے درمیان کوئی دشمنی نہیں ہوگی۔"

صحیح مسلم: ج ۴ ص ۲۲۵۸، ۲۲۵۹ ح ۲۹۴۰، النسائی فی کتاب التفسیر من السنن الکبریٰ کمافی تحفۃ الاشراف: ج ۶ ص ۳۹۱، مسند احمد ج ۲ ص ۱۶۶، صحیح ابن حبان: ۷۳۰۹، مستدرک ج ۴ ص ۵۴۳، ۵۵۰، وصححہ الحاکم ووافقہ الذہبی ـــــ اس کی سند بالکل صحیح ہے۔

(۶) ابو سریحۃ حذیفۃ بن اُسید الغفاری رضی اللہ عنہ

حافظ ابن حجر نے کہا: صحابی من أصحاب الشجرۃ (تقریب) یعنی آپ صحابی ہیں اور بیعت رضوان میں شامل تھے۔ آپ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

"انها لن تقوم حتى ترون قبلها عشر آيات، فذكر الدخان والدجال والدابة و طلوع الشمس من مغربها و نزول عيسى بن مريم و ياجوج و ماجوج و ثلاثة خسوف خسف بالمشرق و خسف بالمغرب و خسف بجزيرة العرب و آخر ذلك نار تخرج من اليمن تطرد الناس الى محشرهم"

"جب تک دس نشانیاں ظاہر نہ ہو جائیں گی، قیامت نہ ہوگی۔ یہ ارشاد فرما کر آپ نے فرمایا (۱) دھواں (۲) دجال (۳) دابۃ الارض (۴) سورج کا مغرب سے طلوع ہونا (۵) عیسیٰ بن مریم کا نازل ہونا (۶) یاجوج و ماجوج کا نکلنا (۷) تین جگہ زمین کا دھنس جانا، ایک مشرق میں (۸) ایک مغرب میں (۹) اور ایک جزیرۂ عرب میں (۱۰) اور سب سے اخیر میں اس آگ کا ذکر کیا جو یمن سے برآمد ہوگی اور لوگوں کو ہنکا کر اس کے محشر کی طرف لے جائے گی۔"

صحیح مسلم: ج ۴ ص ۲۲۲۵-۲۲۲۷ واللفظ لہ، مسند احمد ج ۴ ص ۶-۷، مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱۵ ص ۱۳۰، ۱۶۳ و عنہ ابن ماجہ: ۴۰۴۱، وکذا ابوداؤد: ۴۳۱۱، سنن ترمذی: ۲۱۸۳، السنن الکبریٰ للنسائی کمافی تحفۃ الاشراف: ج ۳ ۲۰۳، مسند الحمیدی نسخہ ظاہریہ: ۸۲۷، مسند ابی داؤد الطیالسی: ۱۰۶۷، صحیح ابن حبان: ۶۸۰۴، مشکل الآثار للطحاوی: ج ۱ ص ۴۱۸ وغیرہم

امام ترمذی نے کہا: "وهذا حديث حسن صحيح"

(۷) ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ دنیاو آخرت میں نبی ﷺ کی زوجہ حیات، امیرالمومنین ابوبکر رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی اور انتہائی جلیل القدر مومنہ صحابیہ فقیہہ ہیں۔ آپ کی روشن سیرت اور مناقب پر ایک ضخیم کتاب بھی ناکافی ہے۔ آپ، رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتی ہیں کہ آپ نے فرمایا:

"ان یخرج الدجال وانا حی کفیتکموہ حتی یأتی الشام، مدینة بفلسطین بباب لُد فینزل عیسی بن مریم فیقتلہ ثم یمکث عیسی فی الارض اربعین سنة اماما عادلا و حکما مقسطا"

"اگر دجال نکلے اور میں زندہ ہوں تو میں تمہاری لیے کافی ہوں حتیٰ کہ وہ شام فلسطین کے ایک شہر لُد کے دروازے کے پاس آئے گا۔ پھر عیسیٰ بن مریم نازل ہوں گے پس وہ اسے قتل کر دیں گے۔اس کے بعد وہ زمین میں چالیس سال تک امام عادل اور حاکم منصف کی حیثیت سے رہیں گے۔" (مسند احمد: ج۶ ص۷۵، مصنف ابن ابی شیبہ ج۱۵ ص۱۴۴، صحیح ابن حبان ۶۷۸۳۰، الدرالمنثور: ج۲ ص۲۴۲ واللفظ لہ)

اس کی سند حسن ہے کما حققتہ فی تخریج النھایۃ فی الفتن و الملاحم (مخطوط) ص۱۲۱ ص۲۶۶۔ حافظ ہیثمی نے کہا: روہ احمد و رجالہ رجال الصحیح غیر الحضرمی بن لاحق و ھو ثقہ" (مجمع الزوائد ج۲ ص۳۳۸)

(۸) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

آپ مشہور فقیہ اور بدری صحابی ہیں۔ حافظ ذہبی نے کہا:

الامام الربانی صاحب رسول اللہ ﷺ و خادمہ واحد السا بقین الاولین و من کبار البدریین ومن نبلاء الفقھاء و المقرء ین، کان ممن یتحری فی الاداء ویشدد فی الروایة ویزجر تلامذتہ عن التھاون فی ضبط الالفاظ" (تذکرۃ الحفاظ: ج۱ ص۱۳، ۱۴)

"آپ امام ربانی، صحابی رسول اور آپ ﷺ کے خادم تھے۔ آپ سابقین اولین اور بڑے بدری صحابہ میں سے تھے۔ آپ شریف فقہاء اور قاریوں میں سے تھے۔ اور روایت حدیث میں سختی برتتے تھے اور اپنے شاگردوں کو الفاظ کے یاد کرنے میں لاپروائی پر سخت جھڑکتے تھے۔"

آپ مزید فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کو جب معراج ہوئی تو آپ نے ابراہیم، موسیٰ اور عیسیٰ (علیہم السلام) سے ملاقات کی اور باہم قیامت کا تذکرہ ہوا۔ سب نے ابراہیم (علیہ السلام) سے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قیامت کے بارے میں سوال کیا۔ لیکن انہیں کچھ معلوم نہ تھا۔ پھر موسیٰ سے سوال کیا تو انہیں بھی کوئی علم نہ تھا۔ تو پھر سب نے عیسیٰ سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا:

"قد عهد اليّ فيما دون وجبتها فاما وجبتها فلا يعلمها الا الله فذكر خروج الدجال، قال: فانزل فاقتله فيرجع الناس الى بلادهم......الخ"

"میرے ساتھ قیامت سے قبل (نزول کا) وعدہ کیا گیا ہے لیکن اس کا وقت اللہ کو ہی معلوم ہے، عیسیٰ علیہ السلام نے دجال کے ظہور کا ذکر کیا اور فرمایا: میں نازل ہو کر اسے قتل کروں گا۔ پس لوگ اپنے اپنے شہروں کو لوٹیں گے..... الخ"

سنن ابن ماجہ: ۴۰۸۱، واللفظ لہ، وقال البوصیری: ھذا اسناد صحیح رجالہ ثقات، مسند احمد ج ۱ ص ۳۷۵، مصنف ابن ابی شیبہ: ج ۱۵ ص ۱۵۸، تفسیر ابن جریر نسخہ جدیدہ: ج ۹ ص ۷۲، ج ۲۸ ص ۱۶، مستدرک: ج ۴ ص ۳۸۴

اور امام حاکم نے کہا: "ھذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاہ" اور حافظ ذہبی نے کہا: "صحیح" یہ سند حسن ہے۔ اس کے راوی موثر بن غفازہ کو ابن حبان نے کتاب الثقات میں ذکر کیا ہے (۱۴۶۳۱۵) اور امام العجلی نے کہا: "من اصحاب عبداللہ ثقہ" (تاریخ الثقات: ۱۶۴۹) حاکم، ذہبی اور بوصیری نے تصحیح کے ساتھ اس کی توثیق کی۔ یاد رہے کہ امام عجلی متساہل نہیں ہیں بلکہ اعلیٰ درجہ کے ثقہ، معتدل اور اسماء الرجال کے ماہر امام ہیں رحمہ اللہ

(۹) مجمع بن جاریہ رضی اللہ عنہ

آپ صحابی ہیں (تقریب) آپ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"يقتل ابن مريم الدجال بباب لُد"

"ابن مریم (علیہ السلام) دجال کو لُد کے دروازے کے پاس قتل کرے گا۔"

(سنن ترمذی ۲۲۴۴ وعنہ ابن الاثیر فی اسد الغابہ: ج ۴ ص ۲۹۱، وکذا مسند احمد ج ۳ ص ۴۲۰، ج ۴ ص ۲۲۶، ۳۹۰، مصنف عبدالرزاق: ۲۰۸۳۵ وعنہ احمد والطبرانی فی الکبیر ج ۱۹ ص ۴۴۳ وکذا مسند الحمیدی نسخہ ظاہریہ: ۸۳ وعنہ الطبرانی: ج ۱۹ ص ۴۴۴ وکذا مصنف ابن ابی شیبہ نسخہ جدیدہ: ج ۷ ص ۵۰۰ ح ۳۷۵۳۴، صحیح ابن حبان: ۶۷۷۲ واللفظ لہ، المعجم الکبیر للطبرانی: ج ۱۹ ص ۴۴۳-۴۴۵، المؤتلف والمختلف للدارقطنی: ج ۱ ص ۴۳۸، ۴۳۹، شرح السنہ للبغوی: ج ۱۵ ص ۶۴، من طرق عن الزہری عن ابن ثعلبہ عن ابن جاریہ عن مجمع بہ

امام ترمذی نے کہا: ھذا حدیث صحیح، اور بغوی نے ان کی موافقت کی ہے۔ یہ سند حسن ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام حاکم نے اس سند کے ساتھ ایک حدیث روایت کی ہے (مستدرک ج۱ ص۱۹۳) اور اسے صحیحین کی شرط پر صحیح کہا۔ حافظ ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے۔
زہری نے سماع کی تصریح کر رکھی ہے اور اس کے تمام راوی جمہور کے نزدیک ثقہ و صدوق ہیں۔

(۱۰) عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ

آپ صحابی ہیں۔ حافظ ابن حجر نے کہا: "صحابی، بایع تحت الشجرہ" (تقریب) آپ بیعت رضوان میں شامل تھے۔ آپ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"ثم ینزل عیسی بن مریم مصدقا بمحمد ﷺ علی ملته اماما مهدیا و حکما عدلا فیقتل الدجال....." (الطبرانی فی الکبیر و الاوسط)

"پھر عیسیٰ بن مریم، محمد ﷺ کی تصدیق کرتے ہوئے آپ کی ملت پر، امام مہدی اور حاکم عادل کی حیثیت سے نازل ہوں گے۔ پھر وہ دجال کو قتل کر دیں گے۔"

حافظ ہیثمی نے کہا: رواہ الطبرانی فی الکبیر والاوسط ورجالہ ثقات و فی بعضهم ضعف لا یضر" (مجمع الزوائد: ج۷ ص۳۳۶) یعنی اسے طبرانی نے المعجم الکبیر اور المعجم الاوسط میں روایت کیا ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں اور بعض میں ضعف ہے جو مضر نہیں ہے۔
یاد رہے کہ عیسیٰ علیہ السلام بھی امام مہدی ہیں۔ مگر امتِ مسلمہ کے امام مہدی دوسرے شخص ہیں جیساکہ متواتر احادیث سے ثابت ہے۔ مثلاً دیکھئے یہی مضمون ص ۳۱

یہ تو تھیں چند صحیح یا حسن روایات، ان کے علاوہ بھی متعدد صحابہ سے نزول مسیح کی روایت آئی ہیں۔ مثلاً

(ا) واثلۃ بن الاسقعؓ (اخرجہ الحاکم فی المستدرک ج۴ ص۴۲۸ و صححہ و وافقہ الذہبی و ضعفہ الہیثمی فی المجمع: ج۷ ص۳۲۸)

(ب) حضرت ابوامامہؓ (حلیہ الاولیاء: ج۶ ص۱۰۸، سنن ابن ماجہ: ۴۰۷۷، سنن ابی داؤد: ۴۳۲۲ مختصرا جدا)

(ج) عثمان بن ابی العاصؓ (مسند احمد: ج۴ ص۲۱۶، مصنف ابن ابی شیبہ: ج۱۵ ص۱۳۶، ۱۳۷، مستدرک: ج۴ ص۴۷۸)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(د) ثوبانؓ (سنن نسائی: ج۶ ص ۴۲، مسند احمد: ج ۵ ص ۲۷۸ التاریخ الکبیر: ج۶ ص ۷۳، السنن الکبریٰ للبیہقی: ج۹ ص ۱۷۶، الکامل لابن عدی: ج ۲ ص ۵۸۳ وغیرہم) ـــــ مختصر یہ کہ نزول مسیح کی احادیث متواتر ہیں۔ لہٰذا ان سے قطعی، حتمی اور یقینی علم حاصل ہوتا ہے۔

﴿ آثار صحابہ و من بعدھم ﴾

بے شمار صحابہ سے رفع اور نزول مسیح کا عقیدہ ثابت ہے۔ مثلاً

(الف) ابوہریرہؓ (مصنف عبدالرزاق: ۲۰۸۴۶، مصنف ابن ابی شیبہ: ج۱۵ ص ۱۴۵، ۱۵۷)

(ب) عمرؓ (مصنف ابن ابی شیبہ: ج۱۵ ص ۱۴۳، ۱۴۴، الفتن لنعیم: ۱۴۹۷)

(ج) عبداللہ بن عمروؓ (مصنف ابن ابی شیبہ: ج۱۵ ص ۱۴۴، الفتن لنعیم: ۱۵۳۸) وغیرہم

اور یہی عقیدہ تابعین و من بعدہم سے بھی ثابت ہے۔ مثلاً:

(الف) طاؤس (مصنف عبدالرزاق: ۲۰۸۴۳)

(ب) محمد بن سیرین (مصنف ابن ابی شیبہ: ج۱۵ ص ۱۹۸)

(ج) ابراہیم (نخعی) (مصنف ابن ابی شیبہ: ج۱۵ ص ۱۴۵) وغیرہم، رحمہم اللہ اجمعین

صحابہ، تابعین، تبع تابعین، محدثین، فقہاء اور علمائے امت میں کسی سے بھی نزول مسیح کے عقیدہ کی مخالفت صراحۃً یا کنایۃً قطعاً ثابت نہیں ہے۔ لہٰذا یہ ثابت ہوا کہ اس عقیدہ کے صحیح ہونے پر امت کا حقیقی اجماع ہے۔

خلاصہ

اس مضمون میں جو آیات، احادیث، اور آثار ذکر کئے گئے ہیں، ان کا خلاصہ یہ ہے:

(۱) عیسیٰ علیہ السلام قتل نہیں کئے گئے بلکہ انہیں اللہ تعالیٰ نے آسمان پر اٹھالیا

(۲) عیسیٰ علیہ السلام کی موت سے پہلے تمام اہل کتاب ان پر ایمان لے آئیں گے۔ یعنی ابھی تک ان پر موت نہیں آئی۔

(۳) عیسیٰ علیہ السلام کا نزول قیامت کی نشانی ہے۔

(۴) عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے۔

(۵) آپ کا نزول آسمان سے ہوگا۔

(۶) آپ حاکم عادل ہوں گے۔

(۷) آپ صلیب کو توڑ دیں گے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۸) خنزیر کو ہلاک کردیں گے۔
(۹) مال کو بہادیں گے حتیٰ کہ کوئی بھی اسے قبول نہ کرے گا۔
(۱۰) جنگ، خراج اور جزیہ کو ختم کردیں گے۔
(۱۱) آپ کے دور میں عداوت، بغض اور حسد ختم ہوجائیں گے۔
(۱۲) جوان اونٹوں کی پرواہ نہیں کی جائے گی۔
(۱۳) آپ حج یا عمرہ یا دونوں کریں گے اور روحاء کی گھاٹی سے گزریں گے۔
(۱۴) آپ کا قد درمیانہ اور رنگ سرخ و سفید ہے اور بال سیدھے ہیں۔
(۱۵) آپ دمشق کے مشرق کی طرف سفید منارہ پر دو فرشتوں کے پروں پر دو زرد کپڑے پہنے ہوئے نازل ہوں گے۔
(۱۶) آپ کے سانس کی خوشبو جس کافر تک پہنچے گی، وہ مرجائے گا۔ آپ کے سانس کی خوشبو حد نظر تک پہنچے گی۔
(۱۷) جب آپ نازل ہوں گے تو مسلمانوں کا امام (مہدی) ان کے اندر موجود ہوگا۔
(۱۸) آپ دجال کو لُد کے مقام پر قتل کردیں گے۔
(۱۹) آپ کے دور میں اسلام کے علاوہ سارے مذاہب (مثلاً یہودیت، عیسائیت، ہندوازم وغیرہ) ختم ہوجائیں گے۔
(۲۰) زمین میں امن واقع ہوگا۔ اونٹ شیر کے ساتھ، چیتے اور گائیں، بھیڑیے اور بکریاں اکٹھا چریں گے۔ بچے سانپوں کے ساتھ کھیلیں گے۔ وہ انہیں ذرا بھی ضرر نہیں پہنچائیں گے۔
(۲۱) آپ زمین میں چالیس برس رہیں گے۔
(۲۲) پھر آپ فوت ہوجائیں گے۔ مسلمان آپ کا جنازہ پڑھیں گے اور آپ کو دفن کردیں گے۔
(۲۳) آپ کی صورتِ مبارکہ جناب عروۃ بن مسعودؓ سے مشابہ ہے۔

ان علامات سے معلوم ہوا کہ مسیح موعود عیسیٰ بن مریم ناصری علیہ السلام ابھی تک نازل نہیں ہوئے اور نہ "دجال اکبر" کا ظہور ہوا ہے۔ جب کانا دجال ظاہر ہوگا تو عیسیٰ بن مریم آسمان سے نازل ہوکر اسے قتل کردیں گے۔ لہٰذا جو شخص آپ کے نزول سے پہلے تکذیب احادیث، تاویلات اور باطنیت کے زور سے مسیح موعود ہونے کا دعویدار ہے، وہ کافر، کذاب اور دجال ہے۔ ایسے شخص کے ہتھکنڈوں اور چالوں سے بچنا ہر مسلم پر فرض ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک کذاب (مرزا قادیانی) کا تذکرہ

ماضی قریب میں ہندوستان (پنجاب) میں ایک شخص مرزا غلام احمد قادیانی گزرا ہے۔ اس شخص نے گرگٹ کی طرح رنگ بدلتے ہوئے مجدد، مسیح موعود، نبی تابع اور نبی مستقل کا دعویٰ کیا۔ اور اپنے مخالفین کو کافر قرار دیا۔ علمائے مسلمین مثلاً مولوی محمد حسین بٹالوی، مولانا سیدنذیر حسین دہلوی، الشیخ عبدالجبار غزنوی، مولانا ثناء اللہ امرتسری وغیرہم نے مرزا غلام احمد اور اس کے مقلدین (چاہے وہ اسے نبی سمجھیں یا مجدد، مصلح وغیرہ) کو بالاتفاق کافر، مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا۔

بٹالوی صاحب وہ شخصیت ہیں جنہوں نے سب سے پہلے مرزا پر فتویٰ کفر لگایا۔ مرزا قادیانی نے صرف آپ کو ہی "اول المکفرین" کا لقب دیا۔ (تحفہ گولڑویہ از مرزا غلام احمد قادیانی ص ۶۱۲۱ قادیان ۱۹۱۴ء، بحوالہ حافظ صلاح الدین یوسف صاحب حفظہ اللہ) بٹالوی صاحب کا فتویٰ "دارالدعوۃ السلفیہ لاہور" نے زیور طبع سے آراستہ کرکے شائع کردیا ہے۔

چونکہ اس مختصر مضمون میں متنبی کذاب مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی قادیانی یا لاہوری جماعت کی کفریات و ہفوات جمع کرنے کا موقع نہیں ہے۔ جو شخص تفصیل چاہتا ہے وہ مولانا امرتسری، مولانا عبداللہ معمار امرتسری کی محمدیہ پاکٹ بک اور حافظ احسان الٰہی ظہیرؒ کی لاجواب کتاب "القادیانیہ" وغیرہ کتابوں کی طرف رجوع کرے۔ اس بات میں قطعاً کوئی شک نہیں کہ مرزا قادیانی اور اس کی لاہوری یا قادیانی پارٹی کے کافر، مرتد اور خارج از دائرہ اسلام ہونے پر پوری امت کا اجماع ہے۔

اپنے اس مختصر مضمون کی مناسبت سے آپ کے سامنے اس جھوٹے نبی اور خود ساختہ مسیح موعود کی ایک عبارت پیش کی جاتی ہے۔ مرزا غلام احمد لکھتا ہے:

> "و القسم یدل علی ان الخبر محمول علی الظاھر لا تأویل فیه ولا استثناء والا فأی فائدة کانت فی ذکر القسم فتدبر کالمفتشین المحققین" (حمامة البشریٰ ص ۱۵ نسخہ قدیمہ)

> "اور قسم اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ خبر (پیش گوئی) ظاہر پر محمول ہے۔ اس میں نہ تو تاویل ہے اور نہ استثناء ورنہ پھر قسم کے ذکر کرنے میں کیا فائدہ ہے۔ پس غور کرو تفتیش اور تحقیق کرنے والوں کی طرح (ترجمہ از راقم الحروف)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

راقم الحروف عرض کرتا ہے کہ امام و معصوم، صادق و مصدوق محمد رسول اللہ، خاتم النبین ﷺ نے قسم اٹھا کر (والذی نفسی بیدہ و نحوہ) یہ پیشین گوئی فرمائی کہ عیسیٰ بن مریم نازل ہوں گے۔ دیکھئے یہی مضمون ص۲۸ وغیرہ) لہٰذا یہ پیشین گوئی باعترافِ مرزا، اپنے حقیقی معنی پر محمول ہے۔ اس میں نہ تاویل کی جائے گی اور نہ استثناء ـــــ لہٰذا فرقہ قادیانیہ کا نزول مسیح کی صحیح و متواتر احادیث کی باطنی تاویلات کرنا خود ان کے "خود ساختہ نبی" کی تحقیق کے مطابق بھی باطل اور کذب بیانی ہے۔

ایک عجیب اعتراض

بعض لوگوں نے نزول مسیح کی متواتر احادیث میں انتہائی معمولی اختلاف کی وجہ سے اسے روایت بالمعنی قرار دے کر رد کرنے کی کوشش کی ہے۔ مثلاً

(ا) والذی نفسی بیدہ اور واللہ

(ب) حکما عدلا اور حکما مُقسطا

(ج) لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم اور لینزل ابن مریم وغیرہ

○ جواب نمبر ا: جمہور کے نزدیک اگر راوی عالم، فقیہ، عارف بالالفاظ ہو (مثلاً ابو ہریرہؓ وغیرہ) تو اس کی روایت بالمعنی بھی جائز (یعنی صحیح) ہے۔ (دیکھئے مقدمہ ابن الصلاح: ص۲۲۶، الاحکام للآمدی: ج۲ ص۱۱۵ وغیرہما)

○ جواب نمبر ۲: نبی ﷺ نے کبھی فرمایا: والذی نفسی بیدہ اور کبھی واللہ (وغیرہ) لہٰذا راوی نے دونوں (یا اکثر) طرح سنا اور یاد رکھا اور کبھی ایک طرح اور کبھی دوسری طرح بیان کر دیا۔ آخر اس میں گناہ ہی کیا ہے؟

○ جواب نمبر ۳: نزول مسیح کی روایت اس پر متفق ہے کہ عیسیٰ بن مریم نازل ہوں گے، دجال کو قتل کر دیں گے۔ صلیب توڑ دیں گے وغیرہ۔ تو کیا روایات کے "خورد بینی" اختلاف کی وجہ سے اس متفق علیہ متن کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا جائے گا۔

○ جواب نمبر ۴: قرآن مجید میں ہے:

﴿ فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ﴾ (البقرۃ: ۶۰) ایک اور مقام پر ہے:

﴿ فَانْبَجَسَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ﴾ (الاعراف: ۱۶۰)

اس کی اور بھی مثالیں ہیں۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ اگر مفہوم ایک ہو تو الفاظ کا اختلاف جائز ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

○ جواب نمبر۵: ان احادیث کی صحت پر امت کا اجماع ہے اور امت گمراہی پر جمع نہیں ہو سکتی۔ لہٰذا بعض روایات میں الفاظ کا یہ انتہائی معمولی اختلاف چنداں مضر نہیں ہے۔

○ جواب نمبر۶: فقہاء و محدثین میں یہ اصل متفق علیہ ہے کہ عدم ذکر، نفی ذکر پر مستلزم نہیں ہوتا۔

حافظ ابن حجر نے کہا: "ولا يلزم من عدم ذكر الشئي عدم وقوعه"

یعنی: کسی چیز کے عدم ذکر سے اس چیز کا عدم وقوع لازم نہیں ہوتا۔ (الدرایہ ثابت: ج۲ ص۲۲۵)

مزید تحقیق کے لئے کتبِ اصول کا مطالعہ کریں۔

ابوالخیر اسدی کا تعارف

راقم الحروف نے ابوالخیر اسدی کی کتاب "اسلام میں نزول مسیح کا تصور" کا شروع سے آخر تک مطالعہ کیا ہے۔ اور میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ یہ شخص جاہل، کذاب، افاک اور مغالطہ آمیز ہے۔ اور واقعی منکر حدیث ہے۔ جیساکہ اپنی کتاب کے ص ۸ پر لکھتا ہے:

> "امام دارقطنی اور محدث ابن الصلاح فرماتے ہیں کہ صحیحین کو تلقی بالقبول کا مقام حاصل ہے۔ اس سے وہ احادیث مستثنیٰ ہیں جن پر بعض قابل اعتماد محدثین کی طرف سے گرفت ہو چکی ہے۔
>
> ہم بھی یہ کہتے ہیں کہ بخاری میں نزول مسیح کی وہ روایتیں جو ابن شہاب زھری سے مروی ہیں ان پر چونکہ بعض ائمہ حدیث قدح کر چکے ہیں اس لیے ایسی مقدوح حدیثوں پر کسی اہم عقیدے کی بنیاد استوار نہیں ہو سکتی...."

تو عرض ہے کہ محدث ابن الصلاح وغیرہ چند احادیث کے استثناء کے ساتھ صحیحین کو امت کا بالاجماع، تلقی بالقبول کا درجہ دیتے ہیں۔ لہٰذا صحیحین کی تمام وہ روایات جن پر کسی قابل اعتماد محدث کی طرف سے گرفت نہیں کی گئی ہے، صحیح اور قطعی ہیں۔ صرف وہ احادیث مستثنیٰ ہیں جن پر کسی قابل اعتماد محدث کی طرف سے گرفت ہو چکی ہے (اگرچہ ہماری تحقیق کے مطابق ان میں بھی حق بخاری و مسلم کے ساتھ ہی ہے) رہا اَسدی صاحب کا قول کہ: "ہم بھی یہی کہتے ہیں..... نہیں ہو سکتی...."

تو ہم پوچھنے کا حق رکھتے ہیں کہ صحیحین کی وہ روایتیں جو ابن شہاب زھری سے مروی ہیں ان

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر کس امامِ حدیث اور قابلِ اعتماد محدث نے گرفت و قدح کی ہے؟ مکمل اور صحیح حوالہ مطلوب ہے، ورنہ پھر اسدی صاحب کے کذاب ہونے میں کیا شبہ رہ جاتا ہے۔

یاد رہے کہ اسدی صاحب کے قول: "ان پر چونکہ بعض ائمہ حدیث قدح کر چکے ہیں اس لئے ایسی مقدوح حدیثوں پر...." میں "ان" سے مراد "احادیثِ نزول مسیح" ہیں جیسا کہ سیاق و سباق سے ظاہر ہے۔ اور "مقدوح" "قدح" کے الفاظ بھی اس پر واضح دلالت کر رہے ہیں۔ اگر وہ صحیحین کی ان احادیث پر کسی ایک امام یا محدث کی قدح و گرفت ثابت نہیں کر سکتے تو انہیں علی الاعلان توبہ کرنی چاہئے۔

اس کتاب کے ص ۹۴ تا ۹۷ پر ابوالخیر اسدی نے "زھری سے ہمارے اختلاف کی تیس وجوہات" کا عنوان باندھ کر کذب و فریب کا طومار پھیلا دیا ہے۔ مثلاً

"۱۴- نبی کریم ﷺ کی طرف غیر واقعی اقوال منسوب کرنے میں نہایت بے باک اور آخرت کی باز پرس سے بے پرواہ معلوم ہوتے ہیں"

۲۲- بعض صحابہؓ سے انہیں خدا واسطے کا بیر ہے

۳۰- رائی کا پربت بنانا ان کا فن تھا جو درحقیقت کذب ہی کی ایک قسم خفی ہے...... وغیرہ وغیرہ"

حالانکہ امام زھری پر یہ اور اس جیسے دوسرے الزامات کسی ایک بھی امام حدیث یا محدث سے بالکل ثابت نہیں ہیں۔ اسدی صاحب کی خدمت میں عرض ہے کہ ان اقوال میں سے صرف ایک ہی کسی قابلِ اعتماد محدث (مثلاً مالک، شافعی، احمد، بخاری، مسلم، ابوداود، ابن حبان، ابن خزیمہ وغیرہم) سے ثابت کر دکھائیں۔

گزشتہ صفحات میں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ امام زھری، نزول مسیح کی احادیث میں منفرد نہیں ہے بلکہ ایسی بہت سی صحیح احادیث موجود ہیں جن کا کوئی راوی امام زھری نہیں اور جو نزولِ مسیح پر صاف دلالت کرتی ہیں۔ مثلاً دیکھئے ص ۳۲ وغیرہ

آخر میں صحیح بخاری کی کتاب "فضائل الصحابہ" سے امام زھری کی بعض مرویات کا مختصر تعارف پیش خدمت ہے۔۔ ان اعداد و شمار سے بخوبی واضح ہو جائے گا کہ آیا آپ پر تشیع کا الزام درست ہے یا غلط؟

۱ فضل ابی بکر(رضی اللہ عنہ)	۳- احادیث
۲ مناقب عمر(رضی اللہ عنہ)	۵- احادیث

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٣ مناقب عثمان (رضی اللہ عنہ) ١-حدیث

٤ مناقب علی (رضی اللہ عنہ) کوئی نہیں

٥ فضل عائشہ (رضی اللہ عنہا) ١-حدیث

٦ ذکر ہند بنت عتبہ (رضی اللہ عنہا) ١-حدیث

قارئین فیصلہ کریں کہ کیا ایک شیعہ راوی، ابوبکر و عمر و عثمان و عائشہ و ہند رضی اللہ عنہم اجمعین کے مناقب میں تو احادیث روایت کرتا ہے مگر علیؓ کے مناقب میں ایک بھی نہیں!

لہٰذا اس سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ امام زہری شیعہ نہیں تھے۔ بلکہ اہل سنت کے انتہائی جید امام تھے۔ اسدی کا کذب وافتراء کی بنیاد پر پندرہویں صدی میں انہیں شیعہ کہنا بہت بڑا جھوٹ ہے۔ اس ظلم پر اُنہیں رب کریم سے استغفار کرنا چاہئے۔

ضروری وضاحت: زیر نظر شمارہ جلد ٢٦ کا عدد ٩، ١٠ ہے لہٰذا محرم الحرام و صفر ١٤١٦ھ بمطابق جون، جولائی ١٩٩٥ء پر مشتمل ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ